REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم ۔ وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P. 67.

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

جلد ـــــ ۲۲ | شمارہ ـــــ ۶

ایڈیٹر :- محمد حفیظ بقاپوری

اسسٹنٹ ایڈیٹر :- جاوید اقبال اختر

شرح چندہ
سالانہ ۱۰ روپے
ششماہی ۵ روپے
ممالکِ غیر ۲۰ روپے
فی پرچہ ۲۵ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN.

۴ر محرم ۱۳۹۳ ہجری | ۸ر تبلیغ ۱۳۵۲ ہش | ۸ر فروری ۱۹۷۳ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۸ر تبلیغ (فروری)۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارے میں ۲۱ر صلح کی موصولہ اطلاع مظہر ہے کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ۔ احباب اپنے محبوب امام ہمام کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر طرح اپنا فضل شاملِ حال رکھے آمین۔

قادیان ۸ر تبلیغ۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ مع اہل و عیال بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں الحمد للہ۔

★ ــــ حضرت مولانا عبد الرحمٰن صاحب فاضل امیر جماعتِ احمدیہ قادیان مع جملہ درویشان کرام بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں ۔

الحمد للہ علیٰ ذٰلک ۔

ـــــ ◌ ـــــ

نائیجیریا (مغربی افریقہ) میں ایک احمدیہ نشریاتی مرکز قائم ہوگا

آسمانی آواز کی دُنیا میں گونج

صداقتِ احمدیت کا ایک اور روشن ثبوت

از مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی انچارج احمدیہ مسلم مشن بمبئی

جماعتِ احمدیہ کے دوسرے مرکز (ربوہ) میں جماعت کے اسّی ویں سالانہ جلسہ کے موقعہ پر حضرت امام جماعتِ احمدیہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سوا لاکھ کے مجمع کو خوشخبری سُنائی کہ حکومتِ نائیجیریا (مغربی افریقہ) نے جماعتِ احمدیہ کو ایک نجی ریڈیو اسٹیشن قائم کرنے کی اجازت دے دی ہے۔ اور کہ اسی سلسلہ میں دوسرے انتظامات جلد کئے جا رہے ہیں۔ یہ ایک اہم خبر تھی جو صرف حلقۂ احباب ہی میں محدود نہیں رہنے والی تھی بلکہ اپنی اہمیت کے سبب بہت جلد دوسرے ممالک میں بھی پھیل گئی۔ دیگر ممالک کی طرح یہ خبر ہندوستانی اخبارات میں بھی نمایاں طور پر شائع ہوئی ہے۔ چنانچہ بمبئی کے ایک اخبار اُردو ٹائمز مورخہ ۲۷ر جنوری ۱۹۷۳ء کی اشاعت میں حسبِ ذیل الفاظ میں یہ اہم خبر شائع ہوئی ہے :-

"پاکستان کا احمدیہ فرقہ نائیجیریا میں بھی نشریاتی مرکز قائم کریگا۔

کراچی ۲۶ر جنوری۔ احمدیہ فرقہ کے پاکستانی پیروکار اس سال نائیجیریا میں نجی نشریاتی مرکز قائم کریں گے۔ احمدیہ فرقہ کے موجودہ سربراہ حافظ مرزا ناصر احمد کے دئے گئے ایک بیان کے حوالے سے پریس ایشیا انٹرنیشنل نے خبر دی ہے کہ نائیجیریا سرکار نے اس طرح کا نجی نشریاتی مرکز قائم کرنے کے سلسلہ میں اپنی منظوری دے دی ہے۔ مسٹر احمد نے لائیلپور میں (ربوہ میں ناقل) احمدیوں کے سالانہ اجلاس کو خطاب کرتے ہوئے بتایا کہ اس نشریاتی مرکز کا مقصد افریقی ملکوں میں مختلف زبانوں کے ذریعہ اسلام کی تبلیغ کرنا ہے۔

حافظ مرزا ناصر احمد نے یہ بھی انکشاف کیا کہ احمدیہ فرقہ نے مغربی افریقہ کے مختلف علاقوں میں اب تک ۲۵ نئی مسجدوں ۱۱ مدرسوں اور ۱۸ طبّی مرکزوں کو تعمیر کیا ہے۔"

(اُردو ٹائمز بمبئی مورخہ ۲۷ر جنوری ۱۹۷۳ء)

زندہ باد حکومت نائیجیریا جس نے اسلام کی تبلیغ و اشاعت کے لئے اپنے ملک میں ایسے نشریاتی مرکز کے قیام کی اجازت دی ہے۔ اس آسمانی آواز کے پھیلنے کے ساتھ ساتھ اس ملک کا نام بھی یقیناً بلند ہوگا اور وہ اس تبلیغی تعاون کے نتیجہ میں خدائی برکتوں سے حصہ پائے گا۔ اِن شآء اللہ۔

ایک آسمانی آواز

آج سے تقریباً اسّی سال قبل جب حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام نے خدا تعالیٰ سے علم پاکر اعلان فرمایا کہ :-

"مجھے خدا کی پاک اور مطہر وحی سے اطلاع دی گئی ہے کہ میں اس کی طرف سے مسیح موعود اور مہدی معہود اور اندرونی اور بیرونی اختلافات کا حَکَم ہوں"

(اربعین ۱)

تو آپؑ کے خلاف ایک شدید طوفان اُٹھ کھڑا ہوا۔ اور اس آسمانی آواز کو دبانے کی ہر ممکن کوشش کی گئی۔ مگر خدا تعالیٰ نے آپ کو بشارات دیں کہ :-

(ا) "مَیں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"۔

(ب) "مَیں تجھے زمین کے کناروں تک عزت کے ساتھ شہرت دوں گا۔ اور تیرا ذکر بلند کروں گا اور تیری محبت دلوں میں ڈال دوں گا۔ جعلناک المسیح ابن مریم"۔

(ج) "بخرام کہ وقتِ تو نزدیک رسید وپائے محمدیاں برمنارِ بلند تر محکم افتاد

خدا تیرے سب کام درست کر دے گا۔ اور تیری ساری مُرادیں تجھے دے گا"۔

(د) "مَیں تجھے برکت پر برکت دوں گا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے"۔

(ہ) "I shall give you a large party of Islam." (تذکرہ)

چنانچہ یہ ایک تاریخی حقیقت ہے کہ تھوڑے ہی عرصہ میں قادیان سے بلند ہونے والی آسمانی آواز دُنیا میں گونجنے لگی۔ اور خدائی وعدہ کے مطابق اسلام کی تبلیغ و اشاعت کے جذبہ سے سرشار جماعت لاکھوں کی تعداد میں حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کے زمانہ میں قائم ہوگئی۔ حضور علیہ السلام خود فرماتے ہیں ؎

اِک زمانہ تھا کہ میرا نام بھی مستور تھا
قادیاں بھی تھی نہاں ایسی کہ گویا زیرِ غار
کوئی بھی واقف نہ تھا مجھ سے نہ میرا معتقد
لیکن اب دیکھو کہ چرچا کس قدر ہے ہر کنار
پھر ذرا سوچو کہ اب چرچا میرا کیسا ہوا
کس طرح سرعت سے شہرت ہوگئی در ہر دیار

باوجود علماء و فقہاء کی تکذیب و تکفیر اور عوام و خواص کی مخالفت کے آپؑ کی جماعت ترقی کرتی چلی گئی۔ اور اس جماعت میں ہر فن و طبقہ اور ہر ملک و قوم کے لوگ شامل ہوئے۔ اور آج ایک بین الاقوامی حیثیت کی مالک یہ جماعت بن گئی ہے اور ہمیں اس بات کا اظہار کرتے ہوئے فخر محسوس ہوتا ہے کہ جماعت احمدیہ پر کبھی سورج غروب نہیں ہوتا۔ کیونکہ مشرق و مغرب، شمال و جنوب اور براعظم اور جزائر میں اس جماعت کی شاخیں موجود ہیں۔ جو اسلام کی تبلیغ و اشاعت میں دن رات مصروف ہیں۔

دَورہ براعظم افریقہ ۱۹۷۰ء

اپریل ۱۹۷۰ء میں (باقی دیکھئے صلا پر)

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان ۔

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۸ ر تبلیغ ۱۳۵۲ ہش

ایک سبق آموز کیفیت

حضرت رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اَلسَّعِیْدُ مَنْ وُّعِظَ بِغَیْرِہٖ کہ خوش نصیب ہے وہ جو دوسروں کی حالت کو دیکھ کر سبق حاصل کرتا ہے۔ اگر بغور دیکھا جائے تو موجودہ وقت کے یہود کی حالت میں مسلمانوں کے لئے بڑا سبق ہے۔ اس حالت پر عبرت کی نگاہ ڈالنے سے بہت کچھ اصلاحی اقدامات ہو سکتے ہیں۔ صدقِ جدید میں شائع شدہ ایک شذرہ ملاحظہ فرمائیے جو "اپنے اور بیگانے" کے عنوان سے کچھ اس طرح شائع ہوا ہے:-

"یروشلم کی خبر ہے کہ پاپائے روم نے اسرائیل کی وزیر اعظم مسز گولڈا میئر کو باریابی کا موقع دیا۔ دونوں میں ملاقات دیر تک جاری رہی۔

یہود کی مسیح دشمنی ایک ضرب المثل کا درجہ رکھتی تھی۔ اور تاریخ بھی اس حد تک ایکدوسرے کے قریب آنے کی مثال سے خالی ہے۔ یہودیت اور نصرانیت کے باہمی اتحاد کی مثالیں کتنی جلد بلکہ کیسی حیرت انگیز اور بھی پیش آچکی ہیں۔

ٹھیک اسی پیمانہ کا وہ افتراق ہے جو ایک مسلم حکومت ایک دوسری مسلم حکومت اُردن سے بڑھا رہی ہے۔ اور اسی قسم کا اختلاف تیسری اسلامی مملکت مصر سے بڑھ رہا ہے۔ حالانکہ ابھی جنوری سے پہلے یہ ایک دوسرے کی حلیف تھیں۔

دشمنوں میں اتحاد اور اپنوں میں بیگانگی کی یہ متوازی رفتار کیا کوئی درسِ عبرت ہم پرستارانِ توحید کے لئے رکھتی ہے؟" (صدقِ جدید ۲۶ ۲/۱ ۳)

یہود و نصاریٰ کی ضرب المثل عداوت اس وقت اتحاد میں کیسے بدل گئی اس کی تفصیل تدرے لمبی بھی ہے اور بصیرت افروز بھی۔ اس بارے میں ہم کسی دوسرے وقت میں گفتگو کریں گے۔ فی الوقت ہم قوم یہود کے عجیب و غریب بدلتے ہوئے حالات کا ایک تقابلی پہلو اہلِ بصیرت کے لئے عرض کرنا چاہتے ہیں ؎

شاید کہ کسی دل میں اُتر جائے مری بات:

قرآنی بیان کے مطابق خدا تعالیٰ نے یہود کو مغضوب قرار دیا اور فرمایا کہ اُن پر ذِلّت و مَسکنت لگا دی گئی ہے۔ چنانچہ یہود کی لمبی تاریخ قرآنِ مجید کے اس بیان کی حرف بحرف تصدیق کرتی ہے۔ یہود کی اس دردناک حالت کو جہاں ایک دُنیا جانتی ہے وہاں قرآن کریم نے اس عبرتناک حالت سے نکلنے کے لئے یہود کو جو دو راستے بتائے اس سے بھی پوری طرح واقف و آگاہ ہے۔ اور وہ دونوں راستے یہ تھے:-

(۱) اِلَّا بِحَبْلٍ مِّنَ اللّٰہِ (۲) وَحَبْلٍ مِّنَ النَّاسِ

یعنی یا تو یہ لوگ حبل اللہ کو تھام لیں یعنی دینِ اسلام میں داخل ہو جائیں یا پھر حبل من الناس یعنی دوسرے لوگوں کا سہارا لیں۔ اور ان کے توسط سے اپنی اس عبرتناک حالت سے خلاصی پالیں۔ تاریخ بتاتی ہے کہ یہ لوگ اس کثرت کے ساتھ اسلام میں تو داخل نہیں ہوئے جس کثرت سے دُوسری اقوام داخلِ اسلام ہو کر اس کی برکتوں سے حصّہ پاتی رہیں۔ اس طرح نہ تو یہود کو اسلام لانے کی سعادت نصیب ہوئی اور نہ ہی ایک لمبے عرصہ تک "حبل من الناس" سے فائدہ حاصل کر سکے۔ حتیٰ کہ تقدیر کے دوسرے نوشتوں کے مطابق ہمارا یہ زمانہ آگیا۔ یہ وہ وقت تھا جب یہود نے من حیث القوم، حبل من الناس کی طرف رجُوع کیا۔ اور انہیں دوسرے لوگوں کا سہارا بھی مل گیا۔ چنانچہ یہود کو اس وقت جو سربلندی اور عروج میسّر ہُوا اس بات سے کوئی انکار نہیں کر سکتا کہ اس مغضوب قوم کی قوت و شوکت کا اصل سبب موجودہ طاقتور اقوام ہی ہیں۔ تھوڑی دیر کے لئے آپ ۱۹۴۸ء کے واقعات کو مستحضر کریں کہ کس طرح اسرائیل کی مملکت معرضِ وجود میں آئی۔ مجلس اقوام متحدہ میں یہ امریکہ۔ برطانیہ اور روس کی زبردست حمایت ہی تھی جس نے عربوں کی رضامندی کے برخلاف ارضِ فلسطین کو بیت الیہود بنا دینے کا فیصلہ کیا اور نہ صرف فیصلہ ہی بلکہ اس کو عملی جامہ بھی پہنانے میں ہر طرح کی حمایت حاصل رہی۔ انہی اقوام کے بل بوتے پر خاص منصوبہ کے تحت اکنافِ عالم سے فلسطین کی سرزمین میں یہودی گروہ در گروہ سمٹتے چلے آئے۔ پھر امریکہ کی کھلم کھلا حمایت سے وہ دن بھی آیا جب نہ صرف یہ کہ صفحۂ زمین پر اسرائیلی مملکت بنی بلکہ اس نے ۱۹۶۷ء میں عرب ملکوں سے بھی اپنا لوہا منوا لیا۔

اب مسلمانوں کا کام تھا کہ اگر پہلے نہیں تو کم سے کم اس وقت جب یہود کے بارہ میں خدائی فیصلہ بڑی صفائی سے پُورا ہُوا مسلمانوں کی آنکھیں بھی کھلتیں اور دیکھتے بھی کہ صورتِ حال یکسر بدل گئی۔ وہ قوم جس کو غضبِ الٰہی کے تحت ذِلّت اور مسکنت کا مورد قرار دیا گیا تھا وہی قوم قرآن کریم کے بتائے ہوئے ایک اور طریق کے مطابق حبل من الناس کا سہارا لے کر نہ صرف یہ کہ خود ایک علاقے میں حکمران بن گئی بلکہ وَاِذَا جَآءَ وَعْدُ الْاٰخِرَۃِ جِئْنَا بِکُمْ لَفِیْفًا کا نوشتہ اس کے حق میں ایسا پُورا ہُوا کہ اس کے نتیجہ میں لاکھوں لاکھ فلسطینی مسلمانوں کو مہاجر بن کر اپنے آبائی گھروں سے نکلنا پڑا۔ اس طرح اُن کے لئے مصائب و آلام کا ایک نیا تکلیف دہ باب کھل گیا۔ خدا ہی جانتا ہے کہ ان کی ایسی تکالیف کا خاتمہ کب ہو۔ نہ صرف یہ بلکہ ۱۹۶۷ء کا واقعہ سارے عالمِ اسلام کے لئے ایک شدید المیہ سے کم نہیں۔ یہ المیہ بھی بجائے خود عامۃ المسلمین کی آنکھیں کھولنے کے لئے کافی تھا۔

بڑی مشکل تو یہی ہے کہ علماء زمانہ یہود کے بارے میں مذکورہ بیان کی حد تک تو سو فیصد ہم سے اتفاق کریں گے کیونکہ جو واقعات ظاہر ہوئے ان کو مان لینے کے بغیر اور کوئی چارہ ہی نہیں رہا۔ لیکن وہ اس بات کو آسانی سے قبول کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتے کہ اسلام کی نشأۃِ ثانیہ امام مہدی اور مسیح موعود کے ساتھ ہی وابستہ ہے۔ اور کہ مسلمانوں کو اسی رُوحانی وجود سے تعلق پیدا کرکے اپنے لئے خدائی تقدیر کو پُورا کرنا ہے۔ اگرچہ یہ سب باتیں زبانِ نبوی ہی کی بیان فرمُودہ ہیں۔ مگر چونکہ اس کے نتیجہ میں خود علماء کی اپنی ریاست و قیادت پر براہِ راست زد پڑتی ہے۔ اس لئے اس کو قبول کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتے۔ اور اپنے زیرِ اثر مسلمانوں کو صحیح راہ سے برگشتہ کرنے میں لگے رہتے ہیں۔

یہی وجہ ہے کہ علماء نے مختلف وقتوں میں کئی رنگ بدلے ہیں۔ ایک وہ وقت تھا جب انہی علماء کے اسلاف خاص جذبہ اور پُورے وثوق اور اعتماد کے ساتھ اسلام کی تمام تر ترقیات کو امام مہدی کے ساتھ وابستہ بتایا کرتے تھے۔ لیکن جب یہ برگزیدہ وجود ظاہر ہو گیا اور اس نے لوگوں کو دعوتِ حق دی تو بجائے اس کے کہ علماء اسے قبول کرتے انہوں نے ان کے دعویٰ کو ٹھکرا دیا۔ اور عامۃ المسلمین سے کہہ دیا کہ آنے والا ابھی نہیں آیا ــــ!! اس پر ایک خاصہ وقت گزرا ــــ لمبے انتظار کے باوجود اُن لوگوں کا "منتظر امام مہدی" ظاہر نہ ہُوا تو علماء نے نئی کروٹ لی اور کہا کہ امام مہدی "نہ آنا تھے نہ آئے"۔ چلو قصّہ تمام ہُوا۔ لیکن سوال جوں کا توں رہا۔ اسلام کے عالمگیر غلبہ اور اس کی نشأۃِ ثانیہ کا جو وعدہ دیا گیا تھا وہ کیا ہُوا؟ یہی وہ بات ہے جسے مختلف وقتوں میں علماء نے پہلو بدل کر گول کیا تھا۔ اور اس کا صحیح حل بتانے کے لئے تیار نہیں ہوتے تھے ــــ!!

اب آئیے یہود کی نسبت بیان کردہ قرآنی بیان کی طرف۔ ہم عرض کر چکے ہیں کہ یہودیوں کی نسبت قرآنِ کریم نے بطور پیشگوئی یہ بات واضح کر دی تھی کہ اس قوم پر ذِلّت اور مسکنت کی جو حالت بطورِ عذاب مسلّط کی گئی ہے اس سے چھٹکارا پا لینے کے دو ہی راستے اُن کے سامنے کُھلے ہیں۔ ایک دینی دوسرا دُنیوی۔ اگرچہ ایک لمبی مدّت تک اس عبرتناک حالت میں رہنے کے بعد الٰہی نوشتوں کے مطابق اس زمانہ میں یہود نے دنیوی راہ کو اپنا لیا۔ تب اُن کے دن بھی پلٹ گئے۔ اس کے بالمقابل اس وقت مسلمانوں کی بھی کچھ اسی قسم کی کیفیت ہے۔ لیکن مسلمانوں اور یہود میں ایک بڑا فرق ہے۔ بمقابلہ یہود مسلمانوں کے لئے صرف ایک ہی راستہ کُھلا ہے۔ دوسرا راستہ اُن کے لئے بکلّی مسدُود ہے یعنی مسلمانوں کی حالت صرف اور صرف رُوحانی اصلاح کے نتیجہ ہی میں بدل سکتی ہے۔ اس کے سوا اور کوئی دوسری صورت نہیں ہے۔ ایک لمبے عرصے سے مختلف رنگوں اور مختلف وقتوں میں مسلمان خود اس کا تجربہ کر چکے ہیں۔ نہ سیاسی میدان میں انہیں کسی طرح کی کامیابی حاصل ہو سکتی ہے اور نہ انجمنیں بنا کر یا دار العلوم اور یونیورسٹیاں جاری کر کے اور نہ ہی صنعت و حرفت اور تجارت کے میدان میں نکل کر کامیابی حاصل کر سکتے ہیں۔ غور طلب بات تو یہی ہے کہ دوسری قومیں تو ان سب میدانوں میں نکل کر کامیاب و کامران ہوتی چلی جائیں۔ مگر مسلمان ہیں کہ ہر میدان میں ناکام و نامُراد ہی رہتے ہیں۔ آخر اس کی کوئی وجہ ہونی چاہیئے۔ ایک ہی نسخہ مسلمانوں کے سوا جو قوم بھی استعمال کرتی ہے کامیابی اس کے قدم چومتی ہے۔ لیکن جب مسلمان اس کو کام میں لاتے ہیں تو نتیجہ قطعی برعکس نکلتا ہے ــــ!!

حقیقت یہ ہے کہ دُنیا کی دوسری قومیں جن مذاہب کے ساتھ تعلق رکھتی ہیں اُن کا خدا سے زندہ تعلق ٹوٹ چکا ہے۔ لیکن مسلمان جس مذہب کی طرف منسُوب ہوتے ہیں اس کا زندہ تعلق منقطع نہیں ہُوا اس لئے خدا نہیں چاہتا کہ اسلام اور دیگر مذاہب میں اس واضح مابہ الامتیاز کو مشتبہ ہونے دے بلکہ زیادہ شان و شوکت کے ساتھ دُنیا پر ظاہر کر دینا چاہتا ہے۔ پس مسلمانوں کی حقیقی ترقی اور سربلندی کا راز حقیقی اسلام کی طرف مسلمانوں کے رجوع میں ہے۔ ماضی میں جس قدر تلخ تجربات کئے جا چکے ہیں وہ بہت کافی ہیں۔ اب جس قدر جلد ہو سکے مسلمانوں کو صحیح راستے کی طرف لوٹ آنا چاہیئے اور صحیح راستہ وہی ہے جسے قرآن کریم نے واضح کر دیا۔ سُورۃ انفال میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

کَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ وَالَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِھِمْ کَفَرُوْا بِاٰیٰتِ اللّٰہِ فَاَخَذَھُمُ اللّٰہُ بِذُنُوْبِھِمْ اِنَّ اللّٰہَ قَوِیٌّ شَدِیْدُ الْعِقَابِ ۝ ذٰلِکَ بِاَنَّ اللّٰہَ لَمْ یَکُ مُغَیِّرًا نِّعْمَۃً اَنْعَمَھَا عَلٰی قَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِھِمْ وَاَنَّ اللّٰہَ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ۝ (انفال آیت: ۵۳-۵۴)

فرعون کی قوم کے طریق کے مطابق اور اُن لوگوں کے طریق کے مطابق جو اُن سے پہلے گزرے ہیں تمہارا حشر ہوگا۔ ان سب نے اللہ کی آیتوں کا انکار کیا تھا اس لئے اللہ تعالیٰ نے اُن کے گُناہوں کے سبب سے اُن کو پکڑ لیا۔ اللہ یقیناً بڑی طاقت والا اور سخت سزا دینے والا ہے ــــ اس کے بعد فرمایا کہ ــــ یہ اس لئے ہوگا کہ اللہ جب کبھی کسی قوم پر کوئی نعمت نازل کرتا ہے تو اُس نعمت کو بدلتا نہیں جب تک وہ قوم اپنے دِل کی حالت کو نہ بدل دے۔ (باقی صفحہ ۱۱ پر)

خطبہ جمعہ

جلسہ سالانہ آیا اور گذر گیا۔ ہمارے دل خدا کی حمد سے معمور ہیں کہ اس موقع پر اس نے ہمیں بے شمار برکتوں سے نوازا

جو کچھ خدا نے دیا اس پر تسلی نہ پکڑو بلکہ ہر قدم پر اللہ تعالیٰ کی مزید نعمتوں کے حصول کے لئے دعائیں جاری رکھو

میں وقفِ جدید کے نئے سال کا اعلان کرتا ہوں اور امید رکھتا ہوں کہ جماعت اس کے کام میں پہلے کی نسبت زیادہ حصہ لے گی

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۲۹ر فتح ۱۳۵۱ ہش مطابق ۲۹ر دسمبر ۱۹۷۲ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے سورہ فاتحہ کی حسب ذیل آیات دوبارہ پڑھیں:-

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ، اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ ۝

پھر فرمایا:-

اللہ تعالیٰ ہی ہر قسم کی تعریف اور حمد کا مستحق ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے اپنی اس جماعت کو یہ توفیق عطا کی کہ وہ اپنی بساط کے مطابق اس کی خدمت میں سال کے دن رات گزار کے جلسہ سالانہ میں شمولیت بالواسطہ یا بلا واسطہ کریں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے

اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ

کی تفسیر میں یہ مضمون بیان کیا ہے اور بڑا حسین نکتہ نکالا ہے کہ خدا کے کسی بندے کو اِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ کہنے کا حق تبھی حاصل ہوتا ہے جب اِیَّاكَ نَعْبُدُ کہنے کی اہلیت وہ اپنے اندر پیدا کرلے۔ اِیَّاكَ نَعْبُدُ کے معنی ہیں کہ اے ہمارے رب تو نے ہمیں اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا اور تو نے ہمیں روحانی قوتیں عطا کرنے کے بعد ایسی تمام مادی اشیاء بھی عطا کیں جن کی ضرورت ان قوتوں کی نشو ونما کیلئے تھی۔ اور ہم نے تیری توفیق سے تیری عطا کردہ قوتوں کو انتہائی طور پر استعمال کرکے تیرے حضور اپنی پیشکش کی۔ جب تک ان قوتوں سے انسان فائدہ نہ اٹھائے جو اللہ تعالیٰ نے عطا کی ہیں، اس وقت تک وہ حقیقی معنی میں اِیَّاكَ نَعْبُدُ نہیں کہہ سکتا۔ جب اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ سب قوتوں سے انتہائی فائدہ حاصل کرلے تب وہ کہہ سکتا ہے کہ تو نے اپنا بندہ بننے کے لئے جو طاقتیں ہمیں دی تھیں ہم نے ان کا صحیح اور انتہائی استعمال کرلیا۔ اور چونکہ تو نے ہمارے اندر آگے [illegible]

آگے بڑھنے کا جذبہ

اور جوش پیدا کیا ہے۔ اس لئے اس مقام پر ہمارے دل تسلی نہیں پکڑتے اور ہم نہیں چاہتے کہ ہم یہیں کھڑے رہیں۔ اس لئے جو قوتیں تو نے ہمیں عطا کیں ان کے مطابق ہم نے اپنی طرف سے اپنی بساط کے مطابق کوشش کی اب آگے بڑھنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ ہماری قوت میں اضافہ ہو۔ اس واسطے اِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ ہم تیرے [illegible] مانگتے ہیں۔ تجھ سے استعانت چاہتے ہیں کہ تو ہمیں مزید طاقت دے تاکہ تیری راہ میں ہم آگے ہی آگے بڑھتے چلے جائیں۔

کئی فقیر آپ کو نظر آئیں گے یا بعض ہنگامی حالات میں ان کی یہ حالت آپ کے سامنے آئے گی کہ دس دس ہزار، بیس بیس ہزار، پچاس پچاس ہزار روپیہ ان کے پاس جمع بھی ہے اور گلیوں اور بازاروں میں اپنے دوسرے بھائیوں کے سامنے

مانگنے والا ہاتھ

انہوں نے آگے بھی کیا ہوا ہے۔ اس طرح کئی لوگ ایسے ہیں کہ جو ان کے پاس ہے اُسے خرچ نہیں کرتے اور خدا کو کہتے ہیں کہ اور دے۔ فقیر جس کے سامنے ہاتھ پھیلاتا ہے اُسے تو معلوم نہیں کہ اس کے گھر میں رات کی روٹی ہے یا نہیں۔ نہ اُسے یہ علم ہے کہ اس کی تجوری یا تھیلی میں پانچ دس بیس پچاس لاکھ روپیہ ہے جب نوٹ کینسل (CANCEL) ہوئے اور کہا گیا کہ پرانے نوٹ لاؤ، تو بعض ایسے فقیروں کا ذکر بھی اخباروں میں آیا (واللہ اعلم کہاں تک یہ درست ہے) جن کے پاس لاکھوں روپیہ تھا اور پھر بھی وہ بھیک مانگ رہے تھے۔ اور دینے والا ان کو دے رہا تھا۔ اور اس کے بھائی کے دل میں یہ جذبہ پیدا ہوتا تھا کہ بے چارا! اس کے پاس کھانے کو کچھ نہیں۔ [illegible] اس کے پاس نہیں، کہیں رات کو بھوکا نہ سوجائے اس کو دے دو۔ لیکن جو ہاتھ خدا تعالیٰ کے سامنے پھیلایا جاتا ہے وہ ایک [illegible] کے سامنے پھیلایا جاتا ہے جس سے کوئی چیز غائب نہیں۔ خدا تعالیٰ کہتا ہے میں نے تجھے دیا اور تو نے میری راہ میں خرچ نہیں کیا۔ اب میرے سامنے ہاتھ کیوں پھیلا رہا ہے۔ آگے اِیَّاكَ نَعْبُدُ کا مقام جو آج کے دن کا مقام ہے اسے حاصل کر۔ جو کچھ میں نے تجھے دیا قوت اور طاقت اور استعداد کے لحاظ سے، جو کچھ میں نے تجھے ظاہری سامانوں کے لحاظ سے اور مادی اشیاء کے لحاظ سے، جو کچھ میں نے تجھے دیا [illegible] اور [illegible] کے لحاظ سے، جو کچھ میں نے تجھے دیا قرآن عظیم جیسی ہدایت اور نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوہ کے لحاظ سے۔ یہ جو تجھے چیزیں ملیں پہلے ان سے انتہائی فائدہ اٹھا۔ پھر میرے پاس آ۔ میرے خزانے خالی نہیں ہیں لیکن تیری ساری قوتیں میری راہ میں خرچ ہونے کے بعد میرے سامنے تیرا دستِ سوال پھیلنا چاہیئے۔ پھر انسان خرچ کرنے کے بعد یعنی "جو کچھ ہے" پورے کا پورا خدا تعالیٰ کے حضور پیش کر دینے کے بعد خدا سے کہتا ہے کہ جہاں تو نے مجھے اتنا دیا ہے اور مجھے یہ توفیق بھی دی کہ میں تیری راہ میں سارا کچھ خرچ کردوں وہاں تو نے مجھے یہ جذبہ اور جوش بھی دیا ہے کہ میں کسی مقام سے تسلی نہ پکڑوں کیونکہ تیرے قرب کے مقامات کی کوئی انتہا نہیں۔ آگے بڑھنے کے لئے میرے رب مجھے اور دے۔

پھر جب اِیَّاكَ نَعْبُدُ کے بعد مخلصانہ دعا اِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ کی ہوتی ہے تب خدا تعالیٰ اُسے اور قوت دیتا ہے اور تب خدا تعالیٰ اُسے جو قوت دیتا ہے اُسے لے کر وہ اور آگے بڑھتا ہے پھر

ایک اعلیٰ مقام

پر کھڑا ہوتا ہے پھر کہتا ہے۔ اے خدا تو نے مجھے جو طاقتیں دیں وہ تیری راہ میں خرچ ہوگئیں۔ اب مجھے اور دے۔ کیونکہ جو طاقتیں میں ان سے خرچ کرنے پر تو ایک جیسا ثواب ملتا رہے گا۔ اگر مجھے مزید ثواب [illegible] اور ترقی کی مزید راہیں کھلتی ہیں تو ضروری ہے کہ تو مجھے اور طاقتیں دے پھر اِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ کہتا ہے۔ کہ اے خدا میری مدد کو آ۔ میں یہاں کھڑا ہوگیا ہوں۔ جو کچھ تو نے دیا تھا وہ اب استعمال کرچکا۔ یہ سلسلہ چند گھنٹوں کا بھی ہے۔ چند گھنٹے انسان خدا کی راہ میں کام کرتا ہے۔ پھر ہر نماز میں کہتا ہے

اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ۔

یعنی جو کچھ تو نے مجھے دیا میں نے وہ تیری راہ میں خرچ کر دیا۔

کوئی یہ نہ سمجھے کہ اس دو گھنٹے کے وقفہ میں مثلاً جو آج کل ظہر اور عصر کے درمیان ہوتا ہے۔ اس میں خدا نے کچھ نہیں دیا۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کے بندے تو ہر وقت خدا تعالیٰ کی عبادت کرتے اور اس سے مزید حاصل کر رہے ہوتے ہیں۔ عصر کے وقت حقیقتاً (مبالغہ کے طور پر نہیں) بندے کا اِیَّاكَ نَعْبُدُ کا مقام ظہر کے مقابلہ میں آگے ہوتا ہے اور پھر کہتا ہے اے خدا مغرب کے وقت تک مجھے اور آگے لے جا۔ یہ حرکتِ روحانی جو لازمی قرار دی گئی ہے (یعنی نمازوں کی ادائیگی حرکتِ روحانی ہے) اس میں دو گھنٹے کا وقفہ ہے اور ہر نماز میں سورہ فاتحہ کو پڑھنا ضروری قرار دیا گیا ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ ہر نماز میں جب

کہا گیا ہے کہ خدا سے یہ دعا کرو کہ جو تُو نے ہمیں اس عرصے میں بھی دیا اسے بھی ہم نے تیری راہ میں خرچ کر دیا تیرا ہی عطا کردہ تھا۔

ابدی ترقیات

کا جو جذبہ ہے اس کی وجہ سے ہم ایک جگہ کھڑے نہیں رہ سکتے۔ پھر مغرب کی نماز میں پھر عشاء کی نماز میں (نوافل مَیں چھوڑ رہا ہوں) پھر صبح کی نماز میں نوافل کی توفیق ملتی ہے۔ نوافل کی توفیق مغرب اور صبح کے درمیان اس لئے ملتی ہے کہ اِیَّاکَ نَعْبُدُ عشاء کے وقت کہنے کے بعد اس نے اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ کی بھی دعا کی تھی۔ تو یہ چھوٹے سے چھوٹا جو وقفہ ہمارے سامنے اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ کے تسلسل کو قائم رکھنے اور جاری رکھنے کا آتا ہے۔ نمازوں کے درمیان ہے۔ جیسا کہ مَیں نے بتایا یہ چھوٹے سے چھوٹا وقفہ ہے۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جمعہ خدا نے تمہارے لئے عید بنا دیا ہے۔ یہ ایک دُوسری اکائی ہے۔ یعنی جمعہ سے جمعہ تک ہر روز لازمی طور پر پانچ دفعہ توفیق دیتا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ ہر ہفتہ ۳۵ دفعہ لازمی طور پر اس نے اِیَّاکَ نَعْبُدُ بھی کہا اور اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ بھی کہا۔ پھر جمعہ آتا ہے اور اس کی عبادت کرتے ہیں۔ پھر اِیَّاکَ نَعْبُدُ کہتے ہیں۔ اور خدا سے کہتے ہیں۔ اے خدا پچھلے جمعہ ہم نے کہا اِیَّاکَ نَعْبُدُ اور ہم نے کہا اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ تُو نے ہماری دعا کو قبول فرمایا (جمعہ کی نماز ایسی ہے کہ جس کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس میں ایک گھڑی ایسی آتی ہے جو قبولیتِ دُعا کی گھڑی ہے) مَیں اس گھڑی کو لیتا ہوں۔ مَیں

جماعت کی اجتماعی زندگی

کے متعلق بات کر رہا ہوں۔ کوئی ہم میں سے کمزور ہے، کوئی بزرگ ہے۔ اجتماعی زندگی کے لحاظ سے مَیں یہ کہہ رہا ہوں کہ جمعہ کو وہ دُعا کی گھڑی آئی تو بعض احمدیوں نے اس سے فائدہ اٹھایا (جو نہیں اٹھا سکے انہیں اللہ تعالیٰ فائدہ اٹھانے کی توفیق دے) اور اس گھڑی میں خدا تعالیٰ کے مومن بندے نے کہا اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ یعنی جو قوتیں اور طاقتیں تُو نے دیں اُن کے مطابق مَیں نے تیری عبادت کی اور پرستش کی۔ اور میں نے آگے بڑھنا ہے اس واسطے مجھے اور قوتیں عطا کر میری قوتوں میں اور مضبوطی اور استحکام پیدا کر۔ اور خدا نے اس گھڑی میں وہ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ کی دُعا قبول کی۔ اور اس کا ایک قدم اگلے جمعہ کو اَور آگے بڑھ گیا۔ پھر اگلا جمعہ آیا، پھر اگلا جمعہ، پھر اگلا جمعہ، یہاں تک کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے انسان کا انجام بخیر ہو جائے۔ یہ ایک دُوسری اکائی ہے جمعہ سے جمعہ آٹھ دن اور معنی میں

ثواب کی اکائی

ہے۔ ہمارے لئے سارے معنی برکت کے معنی ہیں۔ پھر اس کے بعد سال آجاتا ہے کیونکہ جو اگلی عید ہے وہ ایک سال کے بعد آتی ہے۔ بعض عبادتوں کے لحاظ سے ایک وقت میں عید آجاتی ہے اور بعض دُوسری عبادتوں کے لحاظ سے دوسرے وقت میں۔ اور ہمارے لئے جلسہ سالانہ ہے۔ جو سال کے بعد آتا ہے آج کے جلسہ پر ہم نے کہا اِیَّاکَ نَعْبُدُ لیکن ساتھ ہی ہم نے کہا اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ آئندہ جلسہ پر اے خدا ہم تیری رحمتوں کے زیادہ وارث بننے والے ہوں۔ بوجہ اس دُعا کے جو تُو نے ہمیں سکھلائی اور جو تُو نے ہمارے مُنہ سے بار بار کہلوائی۔ ہم تجھ سے زیادہ طاقتیں حاصل کرنے کے بعد تیرے حضور زیادہ حسین قربانیاں پیش کرنے والے ہوں۔ جلسہ آیا اور جیسا کہ آپ میں سے ہر ایک کی آنکھ نے دیکھا اور دل نے محسوس کیا۔ بڑی برکتوں سے معمور ہو کر آیا وہ گذر گیا۔ لیکن یہ تو ہماری ایک منزل ہے یہ ہمارے سفر کی انتہا تو نہیں ہے۔ پھر اگلا جلسہ آئے گا لیکن مَیں اس وقت اگلے جلسے کی بات کرتا ہوں۔ آج ہم اجتماعی طور پر جماعت کی طرف سے یہ دُعا کرتے ہیں اے ہمارے ربّ اِیَّاکَ نَعْبُدُ ہم نے اپنی استعداد کے مطابق اپنی قوتوں اور طاقتوں کو تیرے حضور پیش کیا۔ اور تجھ سے وہ رحمتیں اور برکتیں حاصل کیں جن کا شمار کوئی نہیں۔ اور جن کے متعلق جلسہ سالانہ میں شامل ہونے والے ہر مومن کا دل اور ہر مومن کی آنکھ گواہی دے رہی ہے مگر اے خدا یہاں بس نہیں کیونکہ ہم تیرے زیادہ قریب ہونا چاہتے ہیں۔ ہم تیری زیادہ برکتوں کو حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ اس لئے ہماری آج یہ دعا ہے کہ اِیَّاکَ نَعْبُدُ اور پھر اگلے جلسہ تک کے لئے اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ ہماری دُعا ہے ہمیں اور دے تاکہ ہم اور زیادہ تیرے حضور پیش کر سکیں۔ اور تیری نگاہ میں پہلے سے زیادہ برکتوں کے حصول کے حقدار بھی قرار دئے جائیں اور انہیں حاصل بھی کریں۔ جلسے کے ساتھ ہی ہمارا

وقفِ جدید کا سال

بھی ختم ہو گیا ہے۔ اور نیا سال یکم جنوری سے شروع ہوتا ہے۔ یہ بھی ہم یاد رکھتے ہیں۔ ہمیں بھولنا نہیں چاہیئے کہ ہر سال ہمارا قدم آگے ہے۔ یہ ایک حقیقت ہے اور ہر سال ہمارا قدم آگے اس لئے ہے کہ ہم اِیَّاکَ نَعْبُدُ بھی کہتے ہیں اور اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ بھی کہتے ہیں۔ یعنی اپنی توفیق کے مطابق کچھ پیش بھی کرتے ہیں اور خدا کے فضل سے نئی قوتیں بھی حاصل کرتے ہیں۔ اب جلسہ کی آخری تعداد جو یہاں جلسہ گاہ کے اندر بیٹھے تھے اور اندازہ یہ ہے کہ جلسہ گاہ جب بھر چکی تھی تو پانچ چھ ہزار جلسہ گاہ کے باہر ارد گرد پھر رہے تھے۔ کچھ ہمارے کارکن جو اپنی اپنی جگہوں پر کام کر رہے تھے وہاں لاؤڈ سپیکر کی آواز چونکہ چلی گئی اس لئے وہ بھی جلسہ میں شامل ہوئے ویسے بھی وہ شامل ہیں کیونکہ وہ خدمت کرنے میں لگے ہوئے ہیں۔ اور جو ہماری مستورات اور بہنیں اس جلسہ میں شامل ہوئیں اُن کا تو شمار نہیں ہو سکا۔ اور نہ ہو سکتا تھا۔ کیونکہ اتنی تھیں کہ گنتی کے لئے جو ماحول پیدا ہونا چاہیئے وہ نہیں ہو سکا۔

ہمارا اندازہ ہے

کہ چالیس ہزار کے قریب ہوں گی۔ کیونکہ ہر عارضی حد جو جلسہ گاہ بناتی ہے اس کو پھلانگ کر سینکڑوں گز دُور تک پہنچی ہوئی تھیں۔ اور پہاڑیوں کے اُوپر چڑھی ہوئی تھیں۔ اور ارد گرد کے کھیتوں کے اندر بھر رہی تھیں۔ اور اُلاہمہ آگیا کہ اپنی مستورات کو سنبھال لو ہماری کھیتیوں میں پھر رہی ہیں۔ اور ہماری کھیتیاں خراب کر رہی ہیں۔ لیکن ہمارے ہمسایہ شریف کسانوں سے شریفانہ تعلقات ہیں۔ انہوں نے اُن سے تو کچھ نہیں کہا لیکن ہمارے تک یہ پیغام پہنچا دیا تو اندازہ ہے کہ چالیس ہزار خواتین اور اسی ہزار مرد یقینی طور پر جلسہ میں شامل ہوئے۔ اس سے زائد ہوں گے کم نہیں۔ یعنی

ایک لاکھ بیس ہزار کا مجمع

جلسہ گاہ میں تھا۔ یہ پہلے جلسہ کی نسبت بہت زیادہ ہے۔ اور ہمارے دل خدا تعالیٰ کی حمد سے معمور ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ فرمایا کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کے مقابل اِیَّاکَ نَعْبُدُ رکھا گیا ہے۔ اسی واسطے میں نے اس طرح اس حصّہ سُورۃ کو پڑھا کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اِیَّاکَ نَعْبُدُ۔ جو کچھ ہمیں اس کے عید بننے میں ملا اس پر ہمارے دل اس کی حمد سے معمور ہیں اور ہم اس کے ممنون ہیں اور ہماری زبانیں اس کی حمد کرتے ہوئے تھکتی نہیں ہمارے گلے خشک ہو جاتے ہیں۔ لیکن ہمارے دل کی دھڑکنوں اور رُوح کی امواج خدا تعالیٰ کی حمد کر رہی ہوتی ہیں۔ اس اتنے بڑے اجتماع کی برکتیں ہمارے دوسرے کاموں پر بھی اثر انداز ہوں گی۔ اور ان کا ایک عکس پڑے گا۔ روشنی پڑے گی۔ پس

مَیں امید رکھتا ہوں

کہ ہماری جماعت وقفِ جدید کے کام میں بھی جس کی ابتداء یکم جنوری اور جس کی انتہا ۳۱ دسمبر کو ہوتی ہے۔ سالِ رواں کے مقابلہ میں آئندہ سال بہت زیادہ حصّہ لے گی۔ اپنی بساط کے مطابق (بہت زیادہ کہنے کے بعد مَیں رُک گیا تھا کہ جماعت تو پہلے ہی ہر کام میں بہت زیادہ حصّہ لے رہی ہے۔ اس واسطے میرا دماغ کھڑا ہو گیا کہ کہیں ضرورت سے زیادہ تو مطالبہ نہیں کر رہا) بہرحال خدا تعالیٰ نے زیادہ دیا ہے۔ آپ کو پتہ بھی نہیں لگے گا۔ اور نتیجہ زیادہ نکل آئے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ اور نتیجہ اس لئے زیادہ نکلے گا کہ خدا تعالیٰ نے اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ کی ہماری آج کی دُعا کو قبول کیا۔ اس جلسہ میں اِیَّاکَ نَعْبُدُ جس نئے نئے رنگ میں کہنے کے ہم قابل ہوئے ہیں ہم اپنی طرف سے اپنے زور سے تو اس قابل نہیں ہوئے پچھلے جلسہ کے مقابلہ میں جو زیادتی ہے وہ ہماری کسی خوبی کا نتیجہ نہیں ہے بلکہ وہ اللہ تعالیٰ کے فضل کا نتیجہ ہے۔

ہم نے پچھلے جلسہ پر (دو سال قبل) کہا تھا اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ اے خدا اس مقام پر ہمیں کھڑے نہ رہنے دینا۔ ہم تیرے عاجز بندے ہیں اپنی طرف سے کچھ اور دے تاکہ ہمارا قدم

اگلے جلسہ کے موقع پر

آگے ہی آگے بڑھتا ہوا ہر ایک کو نظر آئے یعنی آپ کو بھی نظر آئے اور جو آپ کے کام کے لحاظ سے دوست اور ساتھی ہیں جو جلسہ پر آئے ہوئے تھے اور جو ابھی جماعت میں شامل نہیں ہوئے اُن کو بھی نظر آئے کہ جماعت کہاں سے کہاں پہنچ گئی۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔ جیسا کہ مَیں نے جلسہ میں بھی بتایا تھا کہ تحریک جدید اس سال نامساعد حالات کے باوجود آگے نکلی۔ اگلے سال انشاء اللہ پھر آگے نکلے گی۔ یہی وقفِ جدید کا حال ہے۔ یہ ایک طریق ہے کہ نئے سال کا اعلان باضابطہ بھی کر دیا جاتا ہے۔ پس مَیں نے اعلان کر دیا۔ مَیں آپ کو یہ نہیں کہتا کہ آپ بیس ہزار اس سال کی نسبت زیادہ دیں۔ مَیں نے یہ اعلان کیا ہے کہ آپ کی دُعا اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ والی پہلے موقعوں پر جو قبول ہوئی آج بھی آپ کی دُعا اِیَّاکَ

نستعین۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے قبول ہو گی۔ اور اللہ تعالیٰ آپ کی طاقتوں اور استعدادوں اور قوتوں میں اضافہ کرے گا اور اس اضافے کا لازمی نتیجہ ہے کہ وہ آپ کی ساری زندگی سے بڑھ کر ہو گی۔ اب نصرت جہاں ریزرو فنڈ میں جو ہم نے کام کئے ہر وقت جائزہ تو نہیں لیتے۔ کام کر رہے تھے جب نوٹ لئے تو پتہ چلا کہ خدا تعالیٰ کے فضل نے اتنی برکتیں نازل کر دیں۔ پس گننا ہمارا کام نہیں۔ یہ بھی یاد رکھیں (اپنی اپنی طبیعت ہے۔ میں اس سے منع نہیں کرتا نہ روکتا ہوں) لیکن میری اپنی طبیعت یہ ہے کہ تسبیح کے دانوں سے گھبراہٹ ہوتی ہے اور خیال آتا ہے کہ کیا میں گن کے دوں گا۔ اور خدا سے یہ کہوں گا کہ تو مجھے محدود اور گن کے دے۔ پس

ہماری کوشش محدود ہے

لیکن ہم اپنی یاد میں اس کو غیر محدود نہ بنا دیتے ہیں اگر تسبیح کے دانوں کو گنیں گے تو وہ محدود ہوں گے اور آپ کے حافظہ میں بھی وہ محدود تعداد ہو گی آپ نے کہا سو دفعہ ہم نے پڑھا لیکن ایک شخص کہتا ہے میں گن کر نہیں دوں گا۔ میں تو اپنے عاجزانہ مقام سے بغیر گننے کے تجھے دوں گا۔ اور میرا حافظہ کہے گا کہ وہ غیر محدود اور غیر معین ہے مثلاً میں ستر دفعہ سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم کہوں یا سات سو دفعہ کہوں یا سات ہزار دفعہ گن کر کہوں مجھے پتہ نہیں ہونا چاہئے۔ یعنی اپنی طبیعت بتا رہا ہوں کیونکہ میری خواہش یہ ہے کہ میں خدا سے گنتی کر کے کوئی سودا نہ کروں بلکہ حافظے کے لحاظ سے (انسان کی ہر کوشش محدود ہے لیکن اس کا حافظہ بھی محدود ہے) میں غیر محدود اس کے حضور پیش کر دوں اور اس سے کہوں کہ تو اپنے فضل کے لحاظ سے اور اپنے

مقامِ الوہیت کے لحاظ سے

اور "اللہ" کے مقام کے لحاظ سے مجھے غیر محدود دے۔ پس ہم گنا نہیں کرتے۔ میں تو بالکل نہیں گنتا۔ اور بغیر گننے کے جماعت آگے بڑھ رہی ہے جیسے کہ نوٹ تیار ہوتے ہیں مختلف مواقع پر کچھ کہنا ہوتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی کچھ نعمتیں شمار ہو جاتی ہیں اور ایک حد تک ہمارے سامنے آجاتی ہیں۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ ہم اس کے فضلوں کو شمار نہیں کر سکتے۔ بے حد و حساب اس کی نعمتیں ہم پر نازل ہو رہی ہیں۔ ایک مخلوق ہونے کے لحاظ سے بھی جس میں پتھر بھی شامل ہیں۔ ایک جاندار ہونے کے لحاظ سے بھی جن میں بکرا اور اونٹ بھی شامل ہے اور ایک انسان ہونے کی حیثیت میں بھی۔ جس پر پہلے رحیمیت کے جلوے اور پھر مالکیت کے جلوے ظاہر ہوتے ہیں

اللہ تعالیٰ نے اعلان کیا

کہ میری نعمتوں کو تم گن نہیں سکتے۔ اور یہ بڑے بڑے حساب دان اور سائنس دان اور سائنٹسٹ ہیں بہت آگے نکلے ہوئے، کمپیوٹر بنانے والے ان کو ہم چیلنج کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کی ساری نعمتوں کو، سارے انسانوں پر نہیں کسی ایک انسان پر جو ہوئی ہیں ان کو گن کے دکھاؤ۔ گن ہی نہیں سکتے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام

نے اس مسئلہ کو اس طرح پیش نہیں کیا۔ آپ نے کہا ساری دنیا قیامت تک رائی کے ایک دانہ کی صفات معلوم کرتی رہے اس کی صفات ختم نہیں ہوں گی۔ یعنی رائی کے ایک دانے، اسبغول کے ایک دانے، گندم کے ایک دانے، چاول کے ایک دانے کے اندر خدا تعالیٰ نے جلووں کی جو صفات پیدا کی ہیں وہ بھی شمار میں نہیں آسکتیں ایک وقت میں سائنسدان کہتا ہے جو کچھ تھا ہم نے پا لیا۔ اگلی نسل میں ایک اور سائنسدان پیدا ہوتا ہے اور وہ کہتا ہے اس نے غلط کہا تھا اس مخلوق کی اور بہت سی صفات ہم نے دریافت کی ہیں۔ یہ دونوں طرح ہے ایک تو زمانہ ماضی کے جلووں کی تاثیریں دوسرے یہ کہ تازہ بہ تازہ نو بہ نو جلوے اللہ تعالیٰ کی صفات کے ہر چیز پر ظاہر ہو رہے ہیں۔ اور ان کی صفات بڑھ رہی ہیں بہرحال خدا کا بڑا فضل ہے اور اس کی وجہ سے اِیَّاکَ نَعۡبُدُ (یعنی یہ حقیقت کہ) تو نے ہمیں دیا جو ہم نے تیرے حضور پیش کر دیا

اپنی بساط کے مطابق

الحمد للہ "گھر سے تو کچھ نہ لائے"۔ جو ہم نے دیا وہ بھی ہمارا نہیں ہے۔ وہ تیرا ہے اور وہ بے شمار۔ ہم محدود ہونے کے لحاظ سے۔ اور کمزور ہونے کے لحاظ سے۔ ہمارے بچے دیتے ہیں لیکن یہ ہمیں احساس ہے کہ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ حمد کے ہم مستحق نہیں۔ حمد کا اے ہمارے رب تو ہی مستحق ہے اور صرف تو ہی مستحق ہے۔

پس دعائیں کرو جو کچھ خدا نے دیا اس پر بس نہ کرو اور تسلی نہ پکڑو۔ بلکہ اپنے ربّ کریم سے کہو کہ اے ہمارے ربّ! ہمیں اور دے تاکہ تیری نعمتوں کو ہم پہلے سے زیادہ حاصل کر سکیں۔ ہمیں اور دے ہر قدم پر۔ نمازوں کے درمیان ہمیں اور دے۔ ہر جمعہ جمعہ کے درمیان ہمیں اور دے۔ سال سال کے بعد ہمیں اور دے یہاں تک کہ ہم

اس امتحان کی دنیا

سے نکل کر اس دنیا میں داخل ہو جائیں جہاں تیری حمد کے جلوے تو ہمارے دلوں میں موجود ہوں گے۔ لیکن وہ دار امتحان نہیں ہوگا۔ امتحان کا نقطہ یہ ہے کہ پاس ہونے کا بھی امکان ہے اور فیل ہونے کا بھی امکان ہے لیکن دوسری زندگی میں ترقیات کے امکانات تو ہیں لیکن ناکامی کا کوئی امکان نہیں۔ اس لئے ہم اسے دار الابتلاء یا امتحان کی دنیا نہیں کہہ سکتے۔ وہاں بھی ترقیات ہوں گی۔

بہرحال ایک سال گزرا۔ خدا کے فضل سے اور اس کی رحمتوں سے نزولِ بارش کی طرح اس کی نعمتوں کے نزول کے ہم نے نظارے دیکھے۔ ہمارے دل اس کی حمد سے لبریز ہیں اور ہم نہایت عاجزی کے ساتھ اپنے ربّ کے حضور جھکتے اور کہتے ہیں اِیَّاکَ نَعۡبُدُ لیکن اس کے ساتھ ہی ہم یہ بھی کہتے ہیں کہ تو نے ہمارے دل میں جو آگے ہی آگے بڑھنے کی خواہش پیدا کی ہے اس کے لئے تو نے ہمیں یہ دعا سکھائی اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ ہم تجھ سے عاجزانہ دعا کرتے ہیں اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ اے ہمارے خدا تو ہماری دعا کو قبول کر اور کسی منزل کو ہماری

اس دنیوی زندگی میں

ہماری آخری منزل نہ بنا دے۔ ہماری آخری منزل تو موت کا دن ہے۔ جب اس دنیا سے ہم دوسری دنیا میں داخل ہو جائیں گے۔ جب پردہ نہیں رہے گا۔ کیونکہ تیرے جلوے ظاہر ہو کر، منور ہو کر روشن ہو کر اور حجابات سے مبرّا ہو کر ہمارے سامنے آ جائیں گے اس وقت تک تو ہماری طاقتوں میں اور[illegible] کرتا چلا جا اور اپنے فضلوں میں جو ہم پر تیری طرف سے نازل ہوں اضافہ کرتا چلا جا ہر روز جو ہم پر چڑھے پہلے دن سے زیادہ مبارک ہو ہر جمعہ جو ہماری زندگیوں میں آئے اس میں ہمیں پہلے جمعہ سے زیادہ رحمتوں کے سمیٹنے کی توفیق ملے اور ہر جلسہ جو پہلے جلسہ کے بعد آئے اس میں ہم تیرے فضلوں اور تیری رحمتوں کو زیادہ سے زیادہ دیکھنے والے ہوں۔

اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ کی ایک بنیاد بھی قائم ہو رہی ہو کہ مزید طاقتیں ملیں گی۔

مزید قربانیوں کی توفیق

ملے گی۔ اللہ تعالیٰ کے پہلے سے بڑھ کر فضل نازل ہوں گے۔ اور رحمتیں نازل ہوں گی۔ سب کچھ اسی کی منشاء اور اسی کے حکم سے ہو سکتا ہے۔ ہم عاجز بندے عاجزانہ اسی کے حضور جھکتے ہیں اور ہمارے دل کی گہرائیوں سے نکلتا ہے اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ۔ اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ۔ اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ۔ خدا تعالیٰ ہماری دعاؤں کو قبول کرے۔

خطبہ ثانیہ کے دوران حضور ایدہ اللہ نے فرمایا "ایک اعلان بھی کرنا چاہتا ہوں۔ جمعہ کے روز بہت سے دوستوں کی سہولت کے مد نظر میں خطبہ اور نماز کے علاوہ کسی اور کام کے لئے اپنے بھائیوں کو مسجد میں روکے نہیں رکھتا۔ سوائے اس کے کہ کوئی بہت ضروری بات ہو۔ اس لئے جمعہ کے دن میں نماز کے بعد نکاحوں کا اعلان نہیں کیا کرتا۔ چونکہ آج ایسا جمعہ ہے کہ ضرورت کی وجہ سے ہم نے نمازیں جمع کرنی ہیں اس لئے میں نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ جو نکاحوں کے اعلان [illegible] ان نکاحوں کا اعلان میں چار بجے مسجد مبارک میں کر دوں گا۔ جن دوستوں کی یہ خواہش تھی کہ اس موقع پر ان کے بچوں اور عزیزوں کے نکاح کا اعلان کر دیا جائے وہ چار بجے مسجد مبارک میں جمع ہو جائیں۔ انشاء اللہ اس کی توفیق سے ہم بہت سی شادی کی خوشیاں بھی دیکھ لیں گے۔ اب میں نمازیں جمع کروں گا اور پھر جو دوسرے کام ہیں ان کی طرف توجہ دینی ہے چار بجے انشاء اللہ مسجد مبارک میں نکاحوں کا اعلان ہو گا۔ چالیس سے زائد نکاح ہیں اس لئے بہت سے دوست اکٹھے ہو جائیں گے۔ ماشاء اللہ اور بڑی دعائیں بھی ان رشتوں کے لئے ہو جائیں گی۔

جماعت کی اکثریت یقیناً پورا احساس رکھتی ہے

کہ وہ درویش جنہوں نے تقسیم ملک کے وقت جان و مال کی قربانی کر کے ساری جماعت کی نمائندگی میں درویشی اختیار کی اور اس مقدس بستی کے مقدس مقامات کی خدمت کے لئے اپنی زندگیاں گویا وقف کر دیں ان کے لئے درویش فنڈ حسب توفیق ادا کرنا ایک کارِ ثواب ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی عطا کردہ توفیق سے جماعت کے اکثر افراد اس فنڈ میں حصہ لیتے ہیں جزاہم اللہ احسن الجزاء۔ تاہم بعض دوست ایسے بھی ہیں جنہیں اس کا پورا احساس نہیں ہے۔ ایسے تمام بھائیوں سے درخواست ہے کہ وہ حسب توفیق اس کارِ خیر میں حصہ لے کر عند اللہ ماجور ہوں

ناظر بیت المال آمد قادیان

ضروری اعلان

نظارت امور عامہ صدر انجمن احمدیہ میں نکاحوں کا ریکارڈ محفوظ رکھا جاتا ہے اور مطبوعہ فارم کے ذریعہ لڑکی کے ولی، لڑکے، لڑکی اور گواہوں کے دستخطوں کو ریکارڈ میں رکھا جاتا ہے اس طریق سے بہت سی الجھنوں کا سدباب کیا گیا ہے۔ بعد اعلانِ نکاح، نکاح خواں اور گواہوں کے یہ فارم نظارت امور عامہ میں محفوظ کر لیا جاتا ہے اور فریقین کو اس کی مصدقہ نقول بھجوا دی جاتی ہیں۔ مزید براں ایک رجسٹر میں بھی نکاحوں کا ریکارڈ محفوظ رکھا جاتا ہے

نظارت ہذا کی طرف سے اعلان کیا جاتا ہے کہ مبلغین کرام مقامی طور پر ایسے ہی نکاحوں کا اعلان فرمایا کریں جو مندرجہ بالا طریق پر نظارت امور عامہ کے مجوزہ فارموں پہلے پُر کئے ہوں۔ اس طریق کے علاوہ [illegible] کسی نکاح کا اعلان نہ کریں

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

اللہ تعالیٰ کی خاطر اپنے اوپر ایک موت وارد کرو تاکہ تمہیں ابدی حیات کا وارث کیا جائے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا بصیرت افروز خطبہ عید الاضحیہ

ربوہ ۱۰ر ذوالحجہ ۱۳۹۲ھ ہجری۔ مطابق ۱۶ر جنوری ۱۹۷۳ء کو یہاں پر عید الاضحیٰ کی بابرکت تقریب اسلامی شعار کے مطابق نہایت سادہ اور پُروقار طریق پر منائی گئی۔ احباب ربوہ نے اور بہت سے دیگر احباب نے جو نزدیک و دور سے اس موقع پر آئے ہوئے تھے مسجد اقصیٰ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اقتدا میں نماز عید ادا کرنے اور پھر حضور کا بصیرت افروز خطبہ سننے کی سعادت حاصل کی۔ اجتماعی دعا میں شامل ہونے کے بعد اپنے اپنے گھروں میں واپس جا کر بہت سے ذی استطاعت احباب کو سنت ابراہیمی کی اتباع کرتے ہوئے قربانی کے جانور ذبح کرنے کی بھی توفیق حاصل ہوئی۔ خطبہ عید میں حضور انور نے قرآن مجید کی روشنی میں ذبح عظیم کی حقیقت کو واضح کرتے ہوئے بتایا کہ مومن کو اللہ تعالیٰ کی خاطر اپنی تمام خواہشات و جذبات کو قربان کر کے اپنے اوپر موت وارد کر لینی چاہیئے تاکہ اسے ابدی حیات کا وارث کیا جائے یہی وہ ابدی حیات ہے جس کا حصول ہر مومن کا مطمح نظر ہونا چاہیئے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نو بجکر بیس منٹ پر بذریعہ کار مسجد اقصیٰ میں تشریف لائے جبکہ مسجد اپنی وسعت کے باوجود نمازیوں سے پُر ہو چکی تھی۔ مستورات کی بہت بڑی تعداد بھی (جن کے لئے پردہ کا انتظام تھا) نماز عید میں شامل ہوئی۔

نماز عید پڑھانے کے بعد حضور ایدہ اللہ نے ایک بصیرت افروز خطبہ ارشاد فرمایا جس کے آغاز میں حضور نے قرآن مجید کی آیات

وَفَدَيْنٰهُ بِذِبْحٍ عَظِيْمٍ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْاٰخِرِيْنَ (الصّٰفّٰت)

اِذْ قَالَ لَهٗ رَبُّهٗۤ اَسْلِمْ قَالَ اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَوَصّٰى بِهَاۤ اِبْرٰهٖمُ بَنِيْهِ وَيَعْقُوْبُ يٰبَنِيَّ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى لَكُمُ الدِّيْنَ فَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ (البقرہ)

تلاوت فرمائیں اور پھر ان کی پُرمعارف تشریح فرمائی۔ اس تشریح سے قبل حضور نے یہ دعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ آپ سب کے لئے اس عید کو اپنے رنگ میں مبارک کرے کہ جن قربانیوں کی روایت اس عید سے وابستہ ہے انہیں بجا لانے کی اور پھر ان قربانیوں کے نتیجہ میں قرب الٰہی کی جو راہیں کھولی جاتی ہیں انہیں اختیار کرنے کی آپ کو توفیق حاصل ہو۔

حضور نے مندرجہ بالا آیات کی تفسیر کرتے ہوئے بتایا کہ حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل جس قربانی کے لئے تیار ہو گئے تھے۔ اس کے فدیہ کے طور پر اللہ تعالیٰ نے ایک ذبح عظیم کا ذکر فرمایا ہے اور یہ ذبح عظیم یہ ہے کہ جس طرح بکرا اپنی گردن قصاب کی چھری کے سامنے رکھ دیتا ہے اسی طرح مومن اپنے وجود کو خدا تعالیٰ کے مطالبات کی مبارک چھری کے نیچے رکھ دے۔ وہ اپنی تمام خواہشات و جذبات کو چھوڑ کر خدا میں گم ہو کر ایک موت اپنے اوپر وارد کرے جس کے بعد خدا تعالیٰ اسے ایک ابدی زندگی کا وارث بنا دے گا۔ ایسی حیات جو فنا فی اللہ اور فنا فی محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) ہونے کے نتیجہ میں ہی انسان کو حاصل ہو سکتی ہے۔

حضور نے فرمایا یہی وہ ذبح عظیم ہے جسے اختیار کرنے کے نتیجہ میں امت مسلمہ نے حضرت اسمٰعیلؑ سے زیادہ قربانیاں پیش کیں۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ حضرت اسمٰعیلؑ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے تربیت حاصل کی تھی۔ لیکن صحابہ کرامؓ کو حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم جیسے عظیم وجود سے تربیت پانے کی توفیق ملی تھی۔ حضور نے فرمایا آج پھر اس مہدی معہود کے ذریعہ جسے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سے سلامتی کی دعاؤں نے گھیر رکھا ہے ہمیں قربانیاں کر کے ابدی حیات حاصل کرنے کا موقع دیا گیا ہے۔ ہمیں یہ بنیادی حقیقت ہمیشہ اپنے سامنے رکھنی چاہیئے کہ بالآخر دنیا کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے اُمت واحدہ بنا دیا جائے گا۔ یہ خدائی تقدیر ہے جو ہو کر رہے گی۔ دنیا کی تمام مخالفتیں، ساری طاقتیں، بادشاہتیں اور سارے ہتھیار ناکام رہ جائیں گے اور اسلام ہی غالب آئے گا۔ یہ بنیادی حقیقت ہے اور اسی حقیقت کے قیام کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے آج ہماری جماعت کو قائم کیا گیا ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ جن قربانیوں کا ہم سے مطالبہ کیا جا رہا ہے ان کے لئے ہمیشہ تیار رہیں اور انہیں پیش کرتے چلے جائیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ایسا کرنے کی توفیق عطا فرمائے تاکہ دنیا جلد سے جلد رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع ہو کر امت واحدہ بن جائے۔

خطبہ کے اختتام پر حضور نے اجتماعی دعا کرائی جس کے بعد حضور واپس تشریف لے گئے

خلاصہ خطبہ جمعہ

ربوہ ۲۰ر تبلیغ۔ کل ۱۹ر تبلیغ بروز جمعۃ المبارک مسجد اقصیٰ میں نماز جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے علالت طبع کے باوجود خود تشریف لا کر پڑھائی۔ خطبہ میں حضور نے سورہ البقرہ کی یہ آیت تلاوت فرمائی

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْ حَآجَّ اِبْرٰهٖمَ فِيْ رَبِّهٖۤ اَنْ اٰتٰىهُ اللّٰهُ الْمُلْكَ اِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّيَ الَّذِيْ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ قَالَ اَنَا اُحْيٖ وَاُمِيْتُ قَالَ اِبْرٰهٖمُ فَاِنَّ اللّٰهَ يَاْتِيْ بِالشَّمْسِ مِنَ الْمَشْرِقِ فَاْتِ بِهَا مِنَ الْمَغْرِبِ فَبُهِتَ الَّذِيْ كَفَرَ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝

حضور نے اس آیت کی بڑی لطیف اور پُرمعارف تفسیر کرتے ہوئے بتایا کہ اس میں اللہ تعالیٰ نے زندگی کے بعض اہم بنیادی اصولوں اور اجتماعی حقائق کو بڑے حسین پیرایہ میں بیان کیا ہے اور بتایا ہے کہ حقیقی حکومت صرف خدا تعالیٰ کو ہی حاصل ہے۔ لہٰذا کوئی دنیوی حاکم محض اپنے زور سے حکومت نہیں کر سکتا۔ اور اس کے اختیارات کی تعیین کرنا بھی اللہ تعالیٰ ہی کا کام ہے۔ حضور نے بتایا کہ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے یہ امر بھی واضح کر دیا ہے کہ کسی حکومت کو یہ اختیار حاصل نہیں ہے کہ وہ کسی شخص کو مومن ہونے یا غیر مومن ہو کر دوزخ میں جانے کا سرٹیفکیٹ دے۔ کیونکہ اس کا فیصلہ سوائے خدا تعالیٰ کے اور کوئی نہیں کر سکتا۔ اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے کہ حقیقی کامیابی اسی کو حاصل ہو سکتی ہے جو اِبا اور استکبار سے بچتے ہوئے اپنے ہر کام میں خدا تعالیٰ سے رہنمائی حاصل کرنے کی کوشش کرے۔ اور کبھی اس کا دامن نہ چھوڑے۔ اللہ تعالیٰ کے بیان کردہ یہ حقائق ہمیں اپنی انفرادی اور اجتماعی زندگیوں میں ہمیشہ پیشِ نظر رکھنے چاہئیں ٭

آپ کا چندہ اخبار بدر ماہ مارچ میں ختم ہو رہا ہے

نمبر خریداری	اسمائے خریداران
۱۰۰۳	مکرم ڈاکٹر سید حمید الدین صاحب
۱۰۲۳	،، غفار خاں صاحب
۱۰۲۶	،، فاروق احمد صاحب
۱۰۲۸	،، محمد عبد الغنی صاحب
۱۰۴۲	،، سید مدار صاحب
۱۰۴۷	،، عبد العظیم صاحب
۱۰۶۱	،، فضل الرحمٰن صاحب
۱۰۷۷	،، گل محمد شاہ صاحب
۱۰۹۶	،، ایس اے رضی اللہ صاحب
۱۱۲۶	،، برکت بی بی صاحبہ
۱۱۵۶	،، نذیر احمد صاحب عابد
۱۱۹۵	،، سید عاشق حسین صاحب
۱۱۹۸	،، بی محمد صاحب
۱۲۰۶	،، محمد شفیع صاحب
۱۲۲۰	،، ماسٹر عبد الرحمٰن صاحب
۱۲۱۶	،، شیخ محمد لطیف صاحب
۱۱۸۲	،، قریشی محمد اسلم صاحب

نمبر خریداری	اسمائے خریداران
۱۲۸۶	مکرم بشیر احمد صاحب
۱۴۴۳	،، ضیاء العارفین صاحب
۱۴۵۷	،، ایم آئی ملک صاحب
۱۴۷۰	،، عبد الرؤف صاحب
۱۴۸۹	،، محمد شفیع صاحب
۱۵۱۲	،، میر عبد القدیر صاحب
۱۵۲۷	،، سلطان احمد خاں صاحب
۱۵۹۹	،، انیس الاسلام صاحب
۱۶۰۷	،، امۃ الحفیظ صاحبہ
۱۶۲۱	،، سید مشتاق احمد صاحب
۱۶۲۲	،، انوار محمد صاحب
۱۶۴۷	،، قدسیہ سلطانہ صاحبہ
۱۷۳۰	،، شکور النساء صاحبہ
۱۷۶۲	،، مہر النساء صاحبہ
۱۷۹۶	،، ایس این جمیل صاحب
۱۸۲۹	،، محمد شہاب الدین صاحب
۱۸۷۶	،، سید عبد الجبار صاحب

(باقی صفحہ پر)

رپورٹ فروری تا نومبر ۱۹۷۲ء

قسط اول

اسرائیل میں احمدیہ مسلم مشن کی تبلیغی مساعی

مرسلہ مکرم مولوی محمد منور صاحب فاضل مبلغ انچارج اسرائیل مشن کبابیر حیفا

چوبیس سال تک مشرقی افریقہ میں اسلامی خدمات بجالانے کے بعد آٹھ فروری ۱۹۷۲ء کو خاکسار مع اہلیہ اسرائیل پہنچا۔ جماعت احمدیہ کبابیر کے احباب اور لجنہ کی ممبرات محترم حافظ بشیر الدین عبید اللہ صاحب کی زیر قیادت ہمارے استقبال کے لئے لُد ایرپورٹ پر موجود تھے۔ فجر کا وقت تھا اور موٹروں پر شبنم کا پانی برف کی صورت میں موجود تھا۔ جو سردی کی شدت کا آئینہ دار تھا مگر عرب بھائیوں اور بہنوں کی پُرخلوص محبت اور گرم قہوہ نے ہمیں جلد ہی موسم کی کیفیت سے غافل کردیا۔ اور ایک سو کلومیٹر کا فاصلہ بڑی سرعت سے طے ہوگیا اور ہم اپنے مرکز کبابیر بالکل خیریت سے پہنچ گئے۔ الحمد للہ۔ جامع کبابیر سے دار التبلیغ تک مدرسہ احمدیہ کے طلبہ اور طالبات اپنے اساتذہ کی زیر نگرانی ہمارے استقبال کے لئے دو رویہ کھڑے نظمیں اور قصائد پڑھ رہے تھے۔ خاکسار نے لڑکوں سے اور خاکسار کی اہلیہ نے بچیوں سے ملاقات کی۔ دار التبلیغ میں احباب اور مستورات کا خاصا اجتماع رہا۔ بالخصوص مستورات نو کئی ہفتوں تک ہمارے ہاں کثیر تعداد میں تشریف لاکر خاکسار کی اہلیہ کے لئے اطمینان اور تسلی کا باعث بنتی رہیں۔ احباب و خواتین کی نوازشات کا سلسلہ اب تک جاری ہے جو اس محبت کی گرمجوشی کی غمازی کرتا ہے جس کے بغیر کوئی روحانی سلسلہ اپنی اغراض و مقاصد کو پورا نہیں کرسکتا۔ مشرقی افریقہ میں بھی ایشیائی اور افریقی دوست خدام سلسلہ سے گہری اور قلبی محبت رکھتے ہیں۔ مگر عرب بھائیوں کا اخلاص بہت بڑھا ہوا ہے۔ فجزاہم اللہ خیراً۔ محترم حافظ صاحب موصوف فروری کے آخر میں وطن تشریف لے گئے۔ اس وقت سے لے کر اب تک جو خدمات بجالانے کا موقع میسر آیا ہے اس سے بفضلہ تعالیٰ استفادہ کیا گیا۔ اور ذیل میں گزشتہ دس ماہ کے کام کی کچھ تفصیل قارئین کرام سے دلی دعاؤں کی درخواست کے ساتھ پیش ہے۔

ٹیلیویژن۔ ریڈیو۔ اخبارات

خاکسار کے یہاں پہنچنے سے پہلے خاکسار کی اس مشن کے لئے نامزدگی اور عنقریب پہنچنے کی خبر مقامی پریس کے علاوہ ریڈیو اور ٹیلیویژن پر بھی آچکی تھی۔ یہاں پہنچنے کے دو دن بعد ٹیلیویژن کے نمائندگان محترم حافظ صاحب اور خاکسار کا انٹرویو لینے آئے اور عربی زبان میں سوال و جواب ٹیلیویژن کے ذریعہ نشر کئے گئے۔ ریڈیو اور اخبارات نے بھی یہاں پہنچنے کی خبر شائع کی۔

چند دن بعد مدرسہ احمدیہ کے احاطہ میں ایک وسیع ہال کے افتتاح کی تقریب منعقد کی گئی۔ یہ ہال حیفا ٹاؤن کمیٹی نے اپنے خرچ پر تعمیر کروایا ہے۔ بلدیہ کے میئر اور ٹاؤن کلرک بھی تقریب میں مدعو تھے۔ اس جلسہ میں محترم حافظ صاحب اور خاکسار نے علی الترتیب عربی اور انگریزی میں اور مکرم فلاح الدین صاحب عودہ ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ اور مکرم موسیٰ نائف سرور صاحب جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ کبابیر نے عبرانی میں تقاریر کیں۔ اس تقریب کی رپورٹ بھی تینوں ذرائع سے شائع ہوئی

محترم حافظ صاحب کے تشریف لے جانے کے بعد جب خاکسار مقامی نمایندگان کے ہمراہ حیفا کے حاکم اعلیٰ سے ملاقات کے لئے گیا تو سرکاری محکمۂ اطلاعات کے نمایندہ نے خاکسار کا تفصیلی انٹرویو لیا جس میں بعض ذاتی امور اور قرآن مجید کے سواحیلی ترجمہ کے کام میں اشتراک کا بھی ذکر آیا۔ یہ انٹرویو سرکاری طور پر تمام عربی انگریزی اور عبرانی اخبارات کو بھجوایا گیا۔ اور بالاستیعاب شائع ہوا۔ ریڈیو پر بھی اس ملاقات کی خبر نشر کی گئی۔ اور اس سے متاثر ہوکر ٹیلیویژن کے نمایندگان بھی مزید معلومات ریکارڈ کرنے کے لئے پہنچ گئے۔ یہ انٹرویو انگریزی زبان میں ہوا اور ریڈیو اور ٹیلیویژن کی انگریزی سروس میں نشر کیا گیا۔ اسرائیل میں مذہبی اور تبلیغی آزادی کے بارہ میں سوال کیا گیا اور خاکسار نے اس پر اطمینان کا اظہار کیا۔ درحقیقت تمام مذاہب کا احترام اور مذہبی و سیاسی افکار کے اظہار میں آزادی یہاں کے معاشرہ کا ایک نہایت خوشکن اور کئی دوسرے ممالک کے لئے قابلِ تقلید پہلو ہے۔

یہاں کے ایک مشہور انگریزی روزنامہ "یروشلم پوسٹ" نے خبر شائع کرتے ہوئے لکھا تھا کہ قادیان پاکستان میں ہے۔ خاکسار نے اس کی تصحیح کے لئے اخبار مذکور کو خط لکھا جو شائع ہوا۔

ملاقاتیں

حکومت کی مذہبی عید کے موقع پر صدر مملکت اسرائیل نے مختلف مذہبی لیڈروں کو ملاقات کا وقت دیا۔ خاکسار اور صدر صاحب جماعت احمدیہ نے یروشلم جاکر صدر مملکت سے ملاقات کی اور ترجمان نے ہمارے متعلق انہیں بتایا جس پر انہوں نے اخلاص سے مصافحہ کیا۔ ہماری آمد و رفت کے لئے سرکاری انتظام تھا۔ اس لئے راستہ میں متعدد عرب زعماء کو ملنے، انہیں تبلیغ کرنے اور لٹریچر دینے کا موقع میسر آیا

ایک اور تقریب پر جبکہ حکومت نے عید استقلال منائی ہمیں بھی مدعو کیا گیا۔ خاکسار اور مکرم صدر صاحب جماعت اس میں شامل ہوئے۔ وہاں سول اور فوجی اعلیٰ افسروں کے علاوہ عرب لیڈروں اور قضاۃ سے بھی تعارف ہوا۔ یہ تقریب حدیرہ میں منعقد ہوئی جو یہاں سے پچاس کلومیٹر پر ہے۔

مشہور تاریخی شہر ناصرہ کے قرب میں مشہد نامی ایک عرب قصبہ میں جامع مسجد کے افتتاح کی تقریب تھی اس میں شمولیت کے لئے خاکسار کو دعوت نامہ موصول ہوا۔ وہاں نائب وزیر الادیان، نائب وزیر مواصلات، مقامی ٹاؤن کمیٹی کے صدر، شہر ناصرہ کے میئر اور بہت سے مسلمان زعماء سے ملنے اور تعارف حاصل کرنے کا موقع ملا۔ متعدد عرب نمایندگان کو ایک گھنٹہ تبلیغ کی گئی۔ اور لٹریچر دیا گیا۔ افتتاح کی تقریب کے وقت جب عطایا کا اعلان ہوا تو خاکسار نے جماعت احمدیہ کبابیر کی طرف سے ایک سو پونڈ نقد ادا کیا جس کا اعلان لاؤڈ سپیکر پر کیا گیا۔ اور سامعین کے انبساط کا باعث ہوا۔ آمد و رفت کے دوران بھی اشاعتِ حق کا کام جاری رہا۔ ایک اٹالین جرنلسٹ خاتون جو ہمارے ساتھ سفر کر رہی تھیں غور سے ہماری باتیں سنتی رہیں انہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی معرکۃ الآراء تصنیف "مسیح ہندوستان میں" کا انگریزی ترجمہ پیش کیا گیا۔

ایک روز نائب وزیر الادیان مسٹر فنلو موناوی خاکسار سے ملنے دار التبلیغ آئے۔ اور جماعت کی دوسرے ممالک میں وسعت و تعداد کے بارے میں دریافت کرتے رہے۔ نیز تفسیر جلالین خاکسار کو تحفۃً پیش کی۔ جو شکریہ کے ساتھ قبول کی گئی (وزراء کی کابینہ میں ایک وزیر الادیان مقرر کیا جاتا ہے جس کے ماتحت اسلامی۔ عیسائی اور یہودی مذہب کے زعماء سے تعلق رکھنے کے لئے الگ الگ نائبین مقرر ہیں۔ مسٹر ناوی اسلامی محکمہ کے انچارج ہیں)

غیر ملکی زائرین

ایک امریکن نیگرو جو خاندانی لحاظ سے اپنے آپ کو نبی اسرائیل کہتے ہیں یہاں آئے۔ انہیں ان کے ایک احمدی عزیز نے ہمارا پتہ دیا تھا۔ دو روز ان سے تفصیلی گفتگو ہوئی۔ بہت سنجیدہ تعلیمیافتہ اور متدین نوجوان ہیں۔ نماز ہمارے ہاں قیام کیا اور بہت اچھا اثر لے کر گئے۔ عمان سے ایک تاجر آئے۔ ہمارے ساتھ نماز ادا کی اور احمدیت کے متعلق باتیں سنتے رہے۔ طہران یونیورسٹی میں تاریخ الادیان کے پروفیسر جناب ڈاکٹر مجتبیٰ کبابیر تشریف لائے اور ہمارے ساتھ دو گھنٹے تک رہے۔ انہیں جماعت کے اغراض و مقاصد سے آگاہ کیا گیا۔ اور فارسی کتب "ما مسلمانیم" اور "پیام احمدیت" اور متعدد انگریزی کتب ان کی طہران یونیورسٹی کی لائبریری کے لئے پیش کی گئیں۔ خاکسار ان سے فارسی عربی اور انگریزی میں گفتگو کرتا رہا جس سے وہ بہت خوش ہوئے اور ایران میں ہمارا مبلغ نہ ہونے پر اظہارِ افسوس کیا۔ ایک شامی تاجر جن کا اردن میں بھی کاروبار ہے اپنے ایک دوست کے ہمراہ تشریف لائے۔ وہ ہمارے شامی مبلغ محترم السید منیر الحصنی صاحب کے دوستوں میں سے ہیں اور جماعت کے کام کے مداح ہیں۔ دونوں حضرات کی خدمت میں سلسلہ کا عربی لٹریچر اور بعض انگریزی کتب پیش کی گئیں۔ کویت سے ایک نوجوان اپنے انا... سے ملنے آئے جو انہیں یہاں لے آئے۔ وہ ان سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کے متعلق گفتگو کر رہے تھے اور خاکسار سے بھی اسی موضوع پر اظہارِ خیال کی خواہش کی۔ زبانی گفتگو کے علاوہ انہیں مفتی محمود شلتوت مرحوم کا فتویٰ دربارہ حیات و مماتِ مسیح برائے غور و مطالعہ دیا گیا۔ اگلے روز جب ان کی جائے قیام پر ان سے ملنے گیا تو وہ اپنی رائے تبدیل کرچکے تھے۔ گفتگو کے دوران انہوں نے جماعت کی خدمات پر اظہارِ خوشنودی کیا۔ بالخصوص مدرسہ احمدیہ کے طلبہ و طالبات کو ظہر کی نماز باجماعت ادا کرتے ہوئے دیکھ کر بہت متاثر ہوئے اور کہا کہ کبابیر میں اسلامی چہل پہل نظر آتی ہے۔ انہیں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عربی تصانیف اور جماعتی رسائل دیے گئے۔ اردن سے ایک تاجر اپنے احمدی عزیز کے ہاں آئے جو انہیں یہاں لے آئے۔ دو گھنٹے تک ان سے جماعت احمدیہ کے کام کے متعلق بات چیت ہوتی رہی۔ وہ قرآن و حدیث کا اچھا علم رکھنے والے تھے اور بہت سنجیدگی سے سوالات کرتے اور جوابات حاصل کرتے رہے۔ ساتھ ساتھ اپنے اطمینان کا بھی اظہار کرتے گئے۔ اللہ تعالیٰ ان کا سینہ حق کی قبولیت کے لئے کھول دے۔ چند کتب اور رسائل ساتھ لے جانے کیلئے انہیں تحفۃً دیے گئے۔ ایک امریکن ٹورسٹ اور فوٹوگرافر مع اہلیہ ہمارے مدرسہ گئے اور بچوں کی تصاویر لیتے رہے۔ ہیڈ ماسٹر صاحب انہیں میرے پاس لے آئے۔ ان کی زبانی معلوم ہوا کہ وہ ہندوستان اور کشمیر کا دورہ کر آئے ہیں... ان کے ... کے جواب میں حضرت مسیح علیہ السلام کی صلیب سے

نجات اور سفر کشمیر کی تفصیل انہیں بتائی۔ جماعت کے متعلق بھی دریافت کرتے رہے اور تصاویر لیتے رہے۔ ظہر کی نماز کے لئے وہ ہمارے ساتھ مسجد میں گئے اور نماز کی تصاویر لیتے رہے۔ بعد میں طلبہ اور طالبات کی تصاویر مسجد کے سامنے سے بھی لیں۔ اور تقریباً دو سو متحرک تصاویر کا خزانہ اپنے ساتھ لے گئے۔

نیوزی لینڈ سے ایک مسیحی آرٹسٹ خاتون آئیں اور سڑک پر اپنی کار میں بیٹھ کر ہماری مسجد کی دستی تصاویر بنانے لگیں۔ صدر صاحب جماعت نے انہیں مشغول پا کر خاکسار کو اطلاع دی۔ ہماری جماعت کے متعلق سن کر بہت متعجب ہوئیں کہ پہلے کبھی اس کا ذکر نہیں سنا۔ انہیں بالتفصیل جماعت کے بارے میں معلومات مہیا کر کے ان سے درخواست کی کہ اپنے ملک واپس جا کر اپنے ہموطنوں کو بتا دیں کہ مسیح منتظر ظاہر ہو گئے ہیں۔ انگریزی کتب بھی ان کی خدمت میں پیش کی گئیں۔

ملکی زائرین

مقامی پولیس افسر تشریف لائے۔ انہیں جماعت احمدیہ کے قیام کی ضرورت اور غرض و غایت سے مطلع کیا گیا۔ اور بالوضاحت بتایا گیا کہ بین الاقوامی امن و سلامتی اور اخوت و مساوات صرف اس جماعت کے ذریعہ ہی قائم ہو سکتی ہے خدا تعالیٰ سے ذاتی تعلق اور روحانی اقدار کو اجاگر کئے بغیر دنیا حرص و لالچ سے محفوظ نہیں رہ سکتی۔ انہوں نے خاکسار سے اتفاق کیا۔ اور کہا کہ ان اصولوں کی تبلیغ ضروری ہے۔ سرکاری مجلہ الاخبار الاسرائیلیہ کے یہودی ایڈیٹر ملاقات کے لئے تشریف لائے۔ انہیں اسلام کی امن پسندانہ تعلیم سے آگاہ کیا گیا۔ انہوں نے اس کی ضرورت و اہمیت کو تسلیم کرتے ہوئے اس امر پر اظہار افسوس کیا کہ اس دین کی طرف منسوب ہونے والے عملاً اس کی حسین تعلیم سے اتنے ہی دور ہیں جتنے غیر مسلم اور کہا کہ اسلامی ممالک کو بھی جماعت احمدیہ سے اسلام کی عملی تشریح سیکھنے کی ضرورت ہے تا انکے الجھے ہوئے مسائل سلجھ سکیں۔ خاکسار نے انہیں دیباچہ قرآن مجید کا انگریزی ترجمہ پیش کیا۔

ناصرہ سے ایک مہمان ایک دوست کے ہاں آئے۔ ان کے ہاں جا کر اصلاح و تجدید اور نظام خلافت کے قیام کے باہمی رشتہ کو واضح کیا۔ اور وہ جماعت میں شامل ہونے کے بارہ میں مزید غور کرنے کا وعدہ کر گئے۔

ایک یہودی ڈاکٹر اور ان کی جرمن بیوی دار التبلیغ میں آئے احمدیت کے متعلق انہیں معلومات حاصل کرنا تھیں۔ پانچ پاؤنڈ کی کتب خرید کر لے گئے۔ ان کی بیوی کو جماعت کا جرمن رسالہ DER ISLAM مطالعہ کے لئے دیا گیا۔ جسے پڑھ کر وہ بہت محظوظ ہوئیں۔ جہاد کی صحیح تشریح سے انہیں آگاہ کیا گیا۔

ایک عربی قصبہ سیریس سے ایک عرب فیملی ہمارے صدر صاحب جماعت کے ہاں بطور مہمان آئی۔ وہاں جا کر انہیں سلسلہ عالیہ احمدیہ سے متعارف کرایا اور مطالعہ کے لئے کتب دیں ان کا ایک سعید بچہ بہت متاثر ہوا۔ وہ بیروت یونیورسٹی میں تعلیم حاصل کر چکا ہے۔ اس نے تعجب کا اظہار کیا کہ ایسی خادم اسلام جماعت کو لبنان میں مبلغ بھجوانے کی کیوں اجازت نہیں دی گئی۔ ماہ نومبر کے شروع میں اسے مدرسہ احمدیہ میں ٹیچر کے طور پر رکھ لیا گیا ہے۔ نمازیں ہمارے ساتھ ادا کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے کامل انشراح بخشے آمین۔

ایک عرب مسلمان ٹیچر۔ ایک عرب مسیحی تاجر۔ دو یہودی مرد۔ دو یہودی عورتیں۔ ایک عرب مسلمان وکیل۔ ایک عرب مسیحی انسپکٹر مدارس۔ ایک عرب مسلمان انسپکٹر مدارس ایک عرب پادری۔ ایک امریکن پادری۔ ایک عرب مسلمان ہیڈ ماسٹر۔ ایک عرب مسلمان یونیورسٹی سٹوڈنٹ۔ ایک آرتھوڈکس چرچ کے عرب لیڈر اور بعض دیگر زائرین کو اسلام و احمدیت کے متعلق مناسب رنگ میں بتایا گیا۔ اور انہیں یقین دلایا گیا کہ اب دنیا کا آئندہ مذہب انشاء اللہ تعالیٰ اسلام ہو گا۔ اور یہ انقلاب احمدیہ تحریک کے ہاتھوں بپا ہو گا اور زیادہ سے زیادہ اس انقلاب پر دو صدیاں اور لگیں گی۔

ایک احمدی دوست ایک یہودی فیملی کو یہاں لائے۔ [illegible] حیفا یونیورسٹی میں پروفیسر ہیں۔ ان کی بیگم صاحبہ بھی ملازمت کرتی ہیں۔ اسلام اور یہودیت کے باہمی تعلق کے متعلق ان کے سوال کے جواب میں انہیں بتایا گیا کہ قرآنی صداقتیں پہلے تمہید کے طور پر مختلف مذاہب کے لئے نازل کی گئیں جو نسل انسانی کی دماغی اور روحی ترقی کے مطابق اپنی ابتدائی اور ناقص شکل میں تھیں۔ اب ذہنی اور عقلی ارتقاء کے بعد وہی منتشر صداقتیں مجموعی طور پر مناسب اضافہ کے ساتھ قرآن مجید کی شکل میں پیش کی جا رہی ہیں [illegible] یہودی مذہب ہمارے لئے اساس اور بنیاد کے طور پر [illegible] بشارت کی تکمیل بھی ضروری تھی جو اسلام کی شکل میں کی جا رہی ہے۔ لہٰذا یہودیت اور اسلام میں باہم اصولی تناقض یا تضاد نہیں پایا جاتا۔ البتہ اب ہمیں عائلی قبائلی یا صرف قومی نہج پر نہیں سوچنا چاہیئے بلکہ بین الاقوامی بنیاد پر تمام امور کو استوار کرنا چاہیئے اور اسلام ہمیں اسی جانب ہدایت دیتا ہے۔

ایک احمدی ٹیچر کے ہاں ایک یہودی فیملی کو اسلامی تعلیم سے آگاہ کیا گیا۔ خاوند ہیڈ ماسٹر اور بیوی استانی ہیں اور کینیڈا میں تعلیم حاصل کرنے کی وجہ سے اپنے آپ کو خاوند سے زیادہ قابل و لائق سمجھتی ہیں۔ اسلام اور یہودیت کی تعلیمات کا موازنہ کر کے اسلامی تعلیم کی فوقیت واضح کی گئی انہوں نے کہا ہم مذہبی آدمی نہیں ہیں تاہم آپ کی باتیں ہمیں معقول معلوم ہوتی ہیں یہودیوں میں سے بہت قلیل حصہ متدین ہونے کا دعویدار ہے۔ اکثریت اپنے آپ کو غیر متدین کہتی ہے ملکی اور قومی معاملات میں یہ سب متحد ہیں۔ غیر متدین دینداروں کی نسبت کم متعصب ہیں) ایک اور دوست کے ہاں ایک سابق فوجی افسر کو جہاد کے معنے سمجھائے گئے۔ جہاد کا لفظ یہاں اکثر بحث کا موضوع رہتا ہے۔ اس کی وجہ سے وہ اسلام کو اعتراض کا نشانہ بنانا چاہتے ہیں مگر ہماری تشریح سننے کے بعد گویا وہ غیر مسلح ہو کر رہ جاتے ہیں۔

صدر صاحب جماعت کے ہاں تین عرب اساتذہ کو تبلیغ کی گئی جو بیرونی عرب بستیوں سے آئے تھے۔ انہیں بتایا گیا کہ مسلمانوں کا باہم عدم اتحاد ہی ان کی بہت سی مشکلات کا باعث ہے۔ خدا تعالیٰ کے مقرر کردہ امام کو مان کر وہ اپنے ایمان کو پختہ۔ اپنے اتحاد کو مضبوط اور اپنی عزت کو محفوظ کر سکتے ہیں۔ احمدی احباب بھی موجود تھے بفضلہ تعالیٰ یہ گفتگو سب کے لئے ایمان کی مضبوطی کا باعث بنی۔ الحمد للہ

زائرین مسجد

کبابیر اگرچہ حیفا شہر کا حصہ بن چکا ہے مگر ایک طرف ہونے کی وجہ سے گویا شہر سے منقطع ہے۔ تاہم جماعت احمدیہ کا مرکز ہونے کی وجہ سے اسے خاص اہمیت حاصل ہے اور حکومت کی طرف سے جو لٹریچر زائرین کے لئے مہیا کیا جاتا ہے اس میں کبابیر کا بھی ذکر ہے اس طرح بہت سے لوگ مرکز اور مسجد کی زیارت کے لئے یہاں آتے رہتے ہیں سکولوں کے طلباء اور طالبات بھی جغرافیائی اور دینی معلومات کے حصول کے ضمن میں یہاں آتے رہتے ہیں۔ ہمارے ایک احمدی ٹیچر اپنے ثانوی سکول کے یہودی طلبہ کو جن کی تعداد پچیس تھی مسجد دکھانے کے لئے لائے۔ خاکسار نے نصف گھنٹہ تقریر کی جس کا ترجمہ انہوں نے عبرانی زبان میں کیا۔ نیز طلبہ کو انہوں نے اسلامی نماز کا عملی طریقہ بتایا جو نوجوانوں کی دلچسپی کا باعث ہوا۔ انہوں نے بعض سوالات کئے جن کے جوابات دیئے گئے۔

دو اور کلاسوں کے طالب علم چار استانیوں کے ہمراہ ہمارے مدرسہ پہنچے اور ان سے ہمارے ہیڈ ماسٹر صاحب ان کو جامع کبابیر دکھانے لے آئے خاکسار نے نصف گھنٹہ تقریر کر کے اپنا اور جماعت کا تعارف کرایا۔ اس تقریر کا ترجمہ ہمارے ہیڈ ماسٹر صاحب عبرانی میں کرتے رہے۔ دونوں کلاسوں میں چالیس لڑکیاں اور پچیس لڑکے تھے بچوں اور استانیوں کے سوالات کے جوابات دیئے گئے۔

ایک بار پچیس طلبہ کا ایک گروپ اپنے استاد کے ہمراہ آیا۔ ثانوی تعلیم کی وجہ سے سب انگریزی سمجھتے تھے۔ خاکسار نے نصف گھنٹہ تقریر کی۔ اور نصف گھنٹہ ان کے سوالات کے جوابات دیئے اور انہیں عبرانی اور انگریزی لٹریچر دیا۔

چالیس طلبہ اور طالبات ہماری مسجد کے قریب سڑک پر کھڑے ہو کر اپنی استانی کی تقریر سن رہے تھے۔ خاکسار نے جو چند مرتبہ احمدیت کا نام سنا تو توجہ پیدا ہوئی اور نیچے جا کر ان کو مسجد میں لے آیا۔ (کبابیر ایک لمبے پہاڑ پر واقع ہے جسے جبل کرمل کہتے ہیں۔ سڑک نسبتاً نیچی ہے۔ مسجد اس سے بلند زمین پر ہے۔ اور دار التبلیغ اس سے بھی بلند سطح پر ہے۔ اگلے سال انشاء اللہ تعالیٰ دار التبلیغ پر دوسری منزل تعمیر کی جائے گی) جماعت سے تعارف کرانے کے بعد طلبہ اور اساتذہ کے سوالات کا جواب دیا۔

ایک بار چالیس فوجی لڑکیاں مسجد کی زیارت کے لئے آئیں۔ ثانوی تعلیم کی تحصیل کی وجہ سے سب انگریزی سمجھتی تھیں۔ جماعت سے تعارف اور سوالات کے جواب کے بعد انگریزی کتب ان کی درخواست پر پیش کی گئیں۔

چند روز ہوئے چالیس استانیاں ایک افسر کے ہمراہ مسجد دیکھنے آئیں جو حیفا میں ایک سیمینار کی وجہ سے حیفا اور گلیل کے علاقوں سے جمع ہوئی تھیں۔ معلومات وسیع کرنے کے لئے یہاں بھی آئیں ان کے افسر نے ترجمان کا کام کیا اور خاکسار کی باتیں انہیں عبرانی میں سمجھائیں۔ اس طرح اللہ تعالیٰ اسلام اور احمدیت کی تعلیم نئی نسل کے ہر طبقہ تک پہنچا رہا ہے اور ان لوگوں پر اتمام حجت ہو رہی ہے۔ بعید نہیں کہ ان میں سے کچھ روحیں حق کو قبول کر کے اپنی اور اپنی قوم کی ہدایت کا ذریعہ بنیں۔ ان لوگوں کی خصوصیت یہ ہے کہ بانہ طور سے سنتے ہیں۔ اور سوالات کے ذریعہ مزید وضاحت کے طلبگار ہوتے ہیں۔ بحث بالکل نہیں کرتے نہ ہی تعصب یا غصہ کا اظہار کرتے ہیں۔

(باقی)

بقیہ صفحہ

۱۹۳۳	مکرم سیٹھ محمد بشیر صاحب
۲۰۲۸	" انجمن احمدیہ کلکتہ
۲۰۲۹	" مولوی محمد صاحب
۲۰۳۹	" محمد شمس الحق خاں صاحب
۲۰۵۱	" سید رشید احمد صاحب
۲۰۵۲	" جواد حسین صاحب
۲۰۵۳	" عائشہ بی بی صاحبہ
۲۰۵۴	" عبد العزیز صاحب
۲۰۵۵	" ایس زبیدہ احمد صاحب
۲۰۹۳	" نجات اللہ صاحب
۲۰۹۴	" ایس انور احمد صاحب
۲۰۹۵	" غلام رسول صاحب
۲۰۹۶	" مبشر طاہر صاحب
۲۰۹۷	" ڈاکٹر ایس حسام الدین صاحب

دعائے مغفرت۔ خاکسار کی نانی صاحبہ ایک عرصہ کی بیماری کے بعد ۲۹ کو شام چار بجے اس دار فانی سے رحلت فرما گئیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ تمام احباب سے مرحومہ کے درجات کی بلندی کے لئے اور جنت الفردوس میں جگہ ملنے

قسطِ دوم

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اہم پیشگوئیاں

از مکرم حکیم محمد دین صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ مقیم کلکتہ

دوسری پیشگوئی
۱۸۸۰ء - ۱۸۸۲ء

لَا تَایْئَسْ مِنْ رَوْحِ اللّٰہِ - اَلَا اِنَّ رَوْحَ اللّٰہِ قَرِیْب - اَلَا اِنَّ نَصْرَ اللّٰہِ قَرِیْب - یَاْتِیْکَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ - یَاْتُوْنَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ - یَنْصُرُکَ اللّٰہُ مِنْ عِنْدِہٖ - یَنْصُرُکَ رِجَالٌ نُّوْحِیْ اِلَیْھِمْ مِّنَ السَّمَآءِ - لَا مُبَدِّلَ لِکَلِمَاتِ اللّٰہِ - رَبِّ لَا تَذَرْنِیْ فَرْدًا وَّ اَنْتَ خَیْرُ الْوَارِثِیْنَ - لَا تُصَعِّرْ لِخَلْقِ اللّٰہِ - وَلَا تَسْئَمْ مِّنَ النَّاسِ

(براہین احمدیہ صفحہ ۲۴۱-۲۴۲ مطبوعہ ۱۸۸۰ء - ۱۸۸۲ء سفیر ہند پریس امرتسر)

ترجمہ :- خدا کے فضل سے نومید مت ہو۔ یعنی یہ خیال مت کر کہ کوئی میری طرف التفات نہیں کرتا۔ اور نہ کوئی میری نصرت کرتا ہے۔ یہ بات سن رکھ کہ خدا کا فضل قریب ہے۔ خبردار ہو کہ خدائی مدد قریب ہے۔ وہ مدد ہر ایک ایسی راہ سے تجھے پہنچے گی کہ کبھی بند نہ ہوگی۔ اور لوگ ہر ایک راہ سے آتے رہیں گے۔ جو بند نہیں ہوگا بلکہ لوگوں کے چلنے سے عمیق ہوتا رہے گا۔ یعنی لوگ ہر ایک راہ سے بکثرت تیرے پاس آئیں گے۔ یہاں تک کہ راہیں عمیق ہو جائیں گی۔ یہ استعارہ اس منشا کے ادا کرنے کے لئے ہے کہ سلسلہ رجوع خلائق کا کبھی بند نہیں ہوگا۔ اے میرے پروردگار! مجھے اکیلا مت چھوڑ۔ خلق اللہ تیری طرف رجوع کرے گی۔ سو تجھے چاہیئے کہ تو ان سے منہ نہ پھیرے۔ اور نہ ان کی کثرت کو دیکھ کر تھک جائے۔

یہ اس زمانہ کی پیشگوئی ہے جب کہ مجھے کوئی نہیں جانتا تھا۔ مگر شاذ و نادر جو صرف چند ابتدائی زمانہ کے تعارف والے تھے اور نہ گورنمنٹ کو میری طرف کچھ خیال تھا کہ اس کا اتنا بڑا سلسلہ قائم ہوگا اور نہ اس ملک کے لوگوں میں سے کوئی پیشگوئی کر سکتا تھا کہ یہ غیر معمولی ترقی ایک دن ضرور ہو گی کہ یہ خدا کا فعل ہے۔ جو باوجود ہزارہا روکوں کے قوم کی طرف سے اور مولویوں کی طرف سے ہوئیں خدا نے میری اس دعا کو قبول کر کے جو براہین صفحہ ۲۴۲ میں ہے۔ یعنی رَبِّ لَا تَذَرْنِیْ فَرْدًا اپنے بندوں کو میری طرف رجوع دیا۔ جب میں نے کہا اے میرے پروردگار مجھے اکیلا مت چھوڑ تو جواب دیا کہ میں اکیلا نہیں چھوڑوں گا۔ اور جب میں نے کہا کہ میں نادار ہوں مجھے مالی مدد دے تو اس نے کہا کہ ہر ایک راہ سے تجھے مدد آئے گی اور وہ راہیں عمیق ہو جائیں گی۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اور یکوں کی کثرت سے قادیان کی سڑک کئی دفعہ ٹوٹ گئی اس میں گڑھے پڑ گئے اور کئی دفعہ سرکار انگریزی کو وہ سڑک مٹی ڈال کر درست کرانی پڑی اور پہلے اس سے قادیان کی سڑک کا یہ حال تھا کہ ایک یکہ بھی اس پر چلنا شاذ و نادر کے حکم میں تھا۔ اب ہر ایک سال راہ یکوں کے باعث عمیق ہو جاتا ہے اور نیز خدا نے اسی سال میں قریب ستر ہزار کے اس جماعت کو پہنچا دیا۔ کون مخالف ہے جو اس بات کو ثابت کر سکتا ہے کہ جب ابتدا میں یہ وحیٔ الٰہی نازل ہوئی تو اس وقت آدمی بھی میرے ساتھ تھے۔ مگر اس کے بعد ان دنوں میں ہزارہا انسانوں نے بیعت کی۔ خاص کر طاعون کے دنوں میں جس قدر جوق در جوق بیعت میں داخل ہو گئے اس کا تصور خدا کی قدرت کا ایک نظارہ ہے۔ گویا طاعون دوسروں کو کھانے کے لئے اور ہمارے بڑھانے کے لئے آئی۔ ابھی معلوم نہیں کہ طاعون کی برکت سے کیا کچھ ترقی ہو گی۔ اسی برس میں تمام بیعت کرنے والوں نے اپنے ذمہ لے لیا کہ کچھ نہ کچھ ماہانہ اس سلسلہ کی مدد میں نذر کیا کریں سو اس ایک ہی برس میں ہزارہا روپیہ کی آمدنی ہوئی اور ہزارہا لوگ بیعت میں داخل ہوئے۔ اور داخل ہوتے ہیں اور وہ الہام کہ یَاْتِیْکَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ عین طاعون کے دنوں میں پورا ہوا۔ اگر کوئی شخص براہین احمدیہ کو ہاتھ میں پکڑے اور میری پہلی حالت غربت اور تنہائی کو جو براہین احمدیہ کے زمانہ میں تھی قادیان آ کر تمام ہندو مسلمانوں سے دریافت کرے یا گورنمنٹ انگریزی کے کاغذات میں دیکھے کہ کب سے گورنمنٹ نے میرے سلسلہ کو ایک جماعتِ عظیم قرار دیا ہے۔ تو بلاشبہ وہ یقینی اور قطعی طور پر سمجھ لے گا کہ اس قدر خدا کی طرف سے حسب منشا پیشگوئی کے نصرت ہونا اور ستر ہزار سے بھی زیادہ لوگوں کا بیعت میں داخل ہونا باوجود تمام مولویوں کے شور و فریاد کرنے کے بیشک ایک معجزہ ہے ورنہ خدا قادر تھا کہ اس سلسلہ کو ترقی سے روک دیتا اور مولویوں کے منصوبوں کو پورا کر دیتا یا مجھے ہلاک کر دیتا۔ اور خدا تعالیٰ کا یہ فرمانا کہ یَاْتِیْکَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ وَیَاْتُوْنَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ اس طرح پر بھی ہر ایک پر ثابت ہو سکتا ہے کہ بیس برس کے بعد ان دنوں میں پنجاب اور ہندوستان کے شہروں میں سے کوئی شہر خالی نہیں رہا جس کے باشندوں میں سے کوئی نہ کوئی قادیان میں نہیں آیا۔ اور نہ کوئی ایسی طرف ہے جس سے مالی مدد نہ آئی۔ اب سوچ لو کہ کیا اس قدر دور دراز عرصہ کے بعد غیب کی باتیں پورا ہونا کیا بجز خدائی وحی کے کسی اور کی کلام میں یہ طاقت ہے اور اگر انسان ایسا کر سکتا ہے تو نظیر کے طور پر پیش کرو کہ کس نے میری طرح گمنامی کی حیثیت میں ہو کر ظہور پیشگوئی کے دنوں سے بیس برس پہلے بذریعہ تحریر تمام دنیا میں شائع کیا کہ ایک دن آنے والا ہے کہ میری حالتِ گمنامی جاتی رہے گی اور ہزارہا مخالف میرے پاس آئیں گے اور ہزارہا لوگ دور دراز ملکوں کا سفر کر کے میرے ملنے کے لئے آئیں گے۔ میں جانتا ہوں کہ ایسی نظیر پیش کرنے پر ہرگز انسان قادر نہیں۔

لَا تُصَعِّرْ لِخَلْقِ اللّٰہِ وَلَا تَسْئَمْ مِّنَ النَّاسِ کہ خلق اللہ تیری طرف رجوع کرے گی سو تجھے چاہیئے کہ تو ان سے منہ نہ پھیرے اور نہ ان کی کثرت کو دیکھ کر تھک جائے۔ اس الہام میں یہ بشارت دی گئی تھی کہ لوگ فوج در فوج تیرے پاس آئیں گے اور اس قدر آئیں گے کہ انسان بمقتضائے بشریت ان کی متواتر ملاقاتوں سے ملول ہو سکتا ہے۔ اور ان کی ہجوم سے تھک سکتا ہے۔ کیونکہ بہت کثرت ہو گی۔ سو تو ایسا مت کر۔ اور کثرتِ مخلوقات سے گھبرا مت۔ اب جس حد تک کوئی انسان چاہے ثابت کرے کہ براہین احمدیہ کے زمانہ میں جس کو بیس بائیس برس گزر گئے لوگوں کا میری طرف رجوع نہ تھا بلکہ میں ان لوگوں میں سے نہیں تھا جن کا دنیا میں کچھ ذکر کیا جاتا۔ پس خدا کا یہ فرمانا کہ تم کثرتِ خلق اللہ کو دیکھ کر تھک مت۔ یہ خبر پورے بیس برس بعد اس پیشگوئی کے ظہور میں آئی۔ یعنی حال میں جبکہ ہزارہا لوگ قادیان میں آنے لگے اور آ رہے ہیں"

(نزول المسیح صفحہ ۱۱۹ تا ۱۲۳)

سامعینِ کرام! یہ تو حضور کے اپنے مبارک الفاظ میں اس پیشگوئی کے پورا ہونے کی کیفیت ہے۔ اس کے بعد اب پون صدی گزر چکی ہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے اب یہ پیشگوئی یہاں تک پوری ہو چکی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے بے پایاں فضل سے دُنیا کے ہر بر اعظم میں جماعتِ احمدیہ کی نہایت ہی فعال شاخیں قائم ہو چکی ہیں اور ہر بر اعظم سے ہزارہا احمدی جلسہ سالانہ پر اور مرکز کی زیارت کے لئے بھی وقتاً فوقتاً کثرت سے آتے ہیں۔ اور جماعت خدا تعالیٰ کے فضل سے ترقی کرتے کرتے کئی لاکھ تک پہنچ گئی ہے اللّٰھم زد فزد۔

تیسری پیشگوئی - ملک ہند کے دو بڑے مذاہب کے بارہ میں عظیم الشان پیشگوئی

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی کتاب پیغامِ صلح "صفحہ ۹" پر یہ پیشگوئی فرمائی ہے آپ فرماتے ہیں :-

"اور جو کچھ مجھے خدا نے خبر دی ہے وہ بھی یہی ہے کہ اگر دنیا اپنی بدعملی سے باز نہیں آئے گی۔ اور برے کاموں سے توبہ نہیں کرے گی تو دنیا پر سخت بلائیں آئیں گی۔ اور ایک بلا ابھی بس نہیں کرے گی کہ دوسری بلا ظاہر ہو جائے گی۔ آخر انسان نہایت تنگ ہو جائیں گے کہ یہ کیا ہونے والا ہے۔ اور بہیترے مصیبتوں کے بیچ میں آ کر دیوانوں کی طرح ہو جائیں گے۔ سو اے ہموطن بھائیو! قبل اس کے کہ وہ دن آویں ہوشیار ہو جاؤ اور چاہیئے کہ ہندو مسلمان باہم صلح کریں۔ اور جس قوم میں کوئی زیادتی ہے جو وہ صلح کی مانع ہو اس زیادتی کو وہ قوم چھوڑ دے۔ ورنہ باہم عداوت کا تمام گناہ اسی قوم کی گردن پر ہوگا۔ ایسے نازک وقت میں یہ راقم آپ کو صلح کے لئے بلاتا ہے جبکہ دونوں کو صلح کی بہت ضرورت ہے۔ ہندو اور مسلمان اس ملک میں دو ایسی قومیں ہیں کہ ایک خیال محال ہے کہ کسی وقت مثلاً ہندو جمع ہو کر مسلمانوں کو اس ملک سے باہر نکال دیں گے۔ یا مسلمان اکٹھے ہو کر ہندوؤں کو جلا وطن کر دیں گے۔ بلکہ اب تو ہندو مسلمانوں کا باہم چولی دامن کا ساتھ ہو رہا ہے اگر ایک پر کوئی تباہی آوے تو دوسرا بھی اس میں شریک ہو جاوے گا۔ اور اگر ایک قوم دوسری قوم کو محض اپنے نفسانی تکبر اور نخوت سے حقیر کرنا چاہے گی تو وہ بھی داغِ حقارت سے نہیں بچے گی۔ اور کوئی ان میں سے اپنے پڑوسی کی ہمدردی سے قاصر رہے گا تو اس کا نقصان وہ آپ بھی اٹھائے گا۔ جو شخص تم دونوں قوموں میں سے دوسری قوم کی تباہی کی فکر میں ہے اس کی اس شخص کی مثال ہے جو ایک شاخ پر بیٹھ کر اسی کو کاٹتا ہے۔"

آہ! ایسے برگزیدہ مامور کی بات پر کان نہ دھرنے کے نتیجہ میں ملک تقسیم ہوا اور جو نقصان دونوں مذاہب کے لاکھوں اور کروڑوں انسانوں کو برداشت کرنا پڑا وہ محض اس پیشگوئی سے فائدہ نہ اٹھانے کی وجہ سے تھا۔ چنانچہ تقسیم ملک کے بعد شری برہم دت جی اخبار فرنٹیر میل ڈیرہ دون مورخہ ۱۲ر دسمبر ۱۹۴۸ء میں اس حقیقت کا اعتراف کرتے ہوئے تحریر کرتے ہیں :-

"... چالیس سال پیشتر بھی اس وقت جبکہ مہاتما گاندھی جی ابھی ہندوستان کے اُفقِ سیاست پر نمودار نہ ہوئے تھے حضرت مرزا غلام احمد صاحب (علیہ الصلوٰۃ والسلام) نے ۱۸۹۱ء میں دعویٰ مسیحیت فرما کر اپنی تجویز رسالہ "پیغامِ صلح" کی شکل میں ظاہر فرمائیں جن پر عمل کرنے

ملک کی مختلف قوموں کے درمیان اتحاد واتفاق اور محبت و مفاہمت پیدا ہوتی ہے۔ آپ کی یہ شدید خواہش تھی کہ لوگوں میں رواداری اخوت اور محبت پیدا ہو بیشک آپ کی شخصیت لائق تحسین اور قابل قدر ہے کہ آپ کی نگاہ نے مستقبل بعید کے کثیف پردہ میں سے دیکھا اور (صحیح) رستہ کی طرف رہنمائی فرمائی۔ اگر لوگ اپنی خود غرضی اور غلط لیڈرشپ کی وجہ سے اس سیدھے رستہ کو نہ دیکھ سکے تو یہ ان کی اپنی غلطی تھی۔ اور نفرت اور حقارت کے جو کھیت انہوں نے بوئے تھے ان کے کاٹنے کے وہ اب ضرور مستحق ہیں“

حضور کی یہ پیشگوئی جس میں ملک میں زبردست تباہیوں کی خبر دی گئی ہے حضور کی کتاب پیغام صلح میں تحریر فرمودہ ہدایات پر عمل کرنے کے نتیجہ میں یہ بلائیں ملک سے ٹل سکتی تھیں۔ مگر افسوس ہے کہ ان کی قدر نہیں کی گئی۔ ورنہ آج ہندوستان کی حالت دنیا کے لئے بہترین نمونہ ہوتی۔ اور قومیں اس کے عملی نمونہ میں محبت و اخوت۔ اتفاق و اتحاد کی نعمت حاصل کرتیں۔ اور اس ملک کا سر اپنے بے مثال کردار کی وجہ سے دنیا کے تمام ممالک میں سب سے اونچا ہوتا۔ کاش کہ اب بھی پیغام صلح کی پیشگوئی کے مدنظر ہندو مسلم دونوں قومیں تلافی مافات کریں تا مزید نقصان سے بچ سکیں۔

چوتھی پیشگوئی۔ بنگالہ کی نسبت

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی کتاب حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۹۶ پر تحریر فرماتے ہیں :-

”۹ر فروری ۱۹۰۶ء کو بنگالہ کی نسبت ایک پیشگوئی کی گئی تھی جس کے یہ الفاظ تھے ”پہلے بنگالہ کی نسبت جو حکم جاری کیا گیا تھا اب ان کی دلجوئی ہوگی“ اس کی تفصیل یہ ہے کہ جیسا کہ سب کو معلوم ہے گورنمنٹ (انگریزی) نے تقسیم بنگالہ کی نسبت حکم جاری کیا تھا۔ یہ حکم بنگالیوں کی دلشکنی کا باعث اس قدر ہوا تھا گویا کہ ان کے گھروں میں ماتم پڑ گیا تھا اور انہوں نے تقسیم بنگالہ رک جانے کی نسبت بہت کوشش کی مگر ناکام رہے۔ بلکہ برخلاف اس کے یہ نتیجہ ہوا کہ اس کا شور و غوغا گورنمنٹ (انگریزی) نے پسند نہ کیا۔ ان ایام میں کہ بنگالی لوگ اپنے افسران کے ہاتھ سے دکھ اٹھاتے رہتے تھے اور سرفلر کے انتظام سے جاں بلب تھے تجھے مذکورہ بالا الہام ہوا۔ یعنی یہ کہ پہلے بنگالہ کی نسبت جو کچھ حکم جاری کیا تھا اب ان کی دلجوئی ہوگی۔ چنانچہ میں نے انہیں دنوں میں اس پیشگوئی کو شائع کر دیا۔ سو یہ پیشگوئی اس طرح پوری ہوئی کہ بنگالہ کا لیفٹیننٹ گورنر فلر صاحب جس کے ہاتھ سے بنگالی لوگ تنگ آ گئے تھے۔ اور اس قدر شاکی تھے کہ ان کی آہیں آسمان تک پہنچ گئی تھیں۔ یک دفعہ مستعفی ہو گیا۔ فلر کے استعفیٰ دینے سے ان کے خوشی کے جلسے اور عام طور پر خوشی کے نعرے اس بات کی شہادت دے رہے ہیں کہ درحقیقت فلر کی علیحدگی سے ان کی دلجوئی ہوئی ہے بلکہ پورے طور پر دلجوئی ہوئی ہے۔ یہ ہیبری پیشگوئی صرف ہمارے رسالہ ریویو آف ریلیجنز میں ہی شائع نہیں ہوئی تھی بلکہ پنجاب کے بہت سے اخباروں نے اس کو شائع کیا تھا۔ یہاں تک کہ خود بنگالہ کے بعض نامی اخباروں نے اس کو شائع کیا تھا“

یہ پیشگوئی ایک بار بڑی ہی صفائی کے ساتھ پوری ہونے کے بعد پھر ۱۹۷۲ء میں یہی بنگالہ جو ۱۹۴۷ء میں تقسیم ہوا تھا اس کے مشرقی حصہ نے اپنا ربط پاکستان کے ماتحت ناپسند کر کے اپنی آزادی کی جنگ لڑی اور اسی سال پھر ایک دفعہ اس علاقہ کے پاکستان سے الگ ہونے پر بنگلہ دیش کی آزاد حکومت کا قیام عمل میں آنے سے بنگلہ دیش کے لوگوں کی دوبارہ دلجوئی ہوئی ہے اور اس طرح ایک بار پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ پیشگوئی بڑی صفائی سے پوری ہوئی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس پیشگوئی کے بارہ میں فرماتے ہیں :-

”اب دیکھو کس صفائی سے یہ پیشگوئی پوری ہوئی۔ خدا تعالیٰ تازہ بتازہ اپنے نشان دکھلاتا جاتا ہے۔ آہ! کیسے غافل دل ہیں کہ پھر قبول نہیں کرتے۔ ہم ان متواتر نشانوں سے ایسے یقین سے بھر گئے ہیں جیسا کہ سمندر پانی سے بھرا ہوا ہے مگر افسوس کہ ہمارے مخالفوں کو اس آب زلال سے ایک قطرہ بھی نصیب نہیں ہوا۔ اس بدقسمتی کا اندازہ نہیں ہو سکتا۔ کوئی قوم نہیں جس میں میرے نشان ظاہر نہیں ہوئے اور کوئی فرقہ نہیں جو میرے نشانوں کا گواہ نہیں۔ اگر ان نشانوں کے گواہ دس کروڑ بھی کہیں تو کچھ مبالغہ نہیں ہوگا مگر مخالفوں کے حال پر رونا آتا ہے کہ انہوں نے کچھ فائدہ نہ اٹھایا۔ اگر یہ نشان جو ان کو دکھلائے گئے حضرت عیسیٰ ابن مریم کے وقت میں یہودیوں کو دکھلائے جاتے تو وہ ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ کے مصداق نہ ہوتے۔ اور اگر لوط کی قوم ان نشانوں کا مشاہدہ کرتی تو وہ ایک بھاری زلزلہ سے زمین کے نیچے نہ دبائی جاتی۔ مگر ان دلوں پر کہ وہ پتھر سے بھی زیادہ سخت ثابت ہوئے اور ہر ایک تاریکی سے زیادہ ان کے دل کی تاریکی بڑھ گئی۔ اصل بات یہ ہے کہ جیسا کہ زمانے نے ہر ایک دنیوی سامان میں ترقی کی ایسا ہی کفر اور بے ایمانی میں بھی ترقی کی۔ پس یہ ترقی یافتہ کفر چاہتا ہے کہ کوئی معمولی عذاب ان پر نازل نہ ہو بلکہ وہ عذاب نازل ہو جو ابتدائے دنیا سے آج تک کبھی نازل نہیں ہوا۔ بہرحال ہم خدا کا ہزار ہزار شکر کرتے ہیں کہ جس روشنی کو مخالفوں نے قبول نہیں کیا اور اندھے رہے۔ وہی روشنی ہماری بصارت اور معرفت کی زیادتی کا موجب ہو گئی ؎

سررنا من عیون اللّٰہ ماءً
لوحی مشرق حتی رُوِینا
رئینا من جلال اللّٰہ شمساً
فآمنّا وصدّقنا یقینا
تجلّت منہ ای فی قطبیی
واُخریٰ فی عشائر کافرینا

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۹۹)

پانچویں پیشگوئی۔ ایٹم بم کے متعلق

۱۹۰۷ء میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام یہ پیشگوئی فرماتے ہیں۔ جس کے الفاظ یہ ہیں :-

”کئی نشان ظاہر ہوں گے۔ کئی بھاری دشمنوں کے گھر ویران ہو جائیں گے۔ وہ دنیا کو چھوڑ جائیں گے۔ ان شہروں کو دیکھ کر رونا آئے گا۔ وہ قیامت کے دن ہوں گے۔ زبردست نشانوں کے ساتھ ترقی ہوگی“

(تذکرہ صفحہ ۶۶۵)

یہ پیشگوئی سورۃ القارعہ کی پیشگوئی کے مضمون کے عین مطابق ہے۔ اور بالکل متحد المضمون ہے۔ ان الہامات کے ذریعہ چونکہ اس عذاب کی خبر پہلے سے دی جا چکی ہے اس لئے گو ایٹم بم کو ایجاد کرنے والے بندوں کے ہاتھ تھے مگر اس کو منسوب خدا تعالیٰ کی طرف ہی کیا جائیگا جیسے صحابہؓ کے ہاتھ سے اللہ تعالیٰ نے کفار کو سزا دلوائی مگر قرآن کریم میں اسے القارعہ قرار دیا گیا۔ کیونکہ وہ عذاب خدا کی سکیم کے ماتحت کفار پر نازل ہوا تھا۔ بہرحال جو بلا اور مصیبت اتفاقی حادثہ نہ ہو بلکہ خدا تعالیٰ کی کسی سکیم اور پیشگوئی کے ماتحت آئے اس کیلئے قارعہ کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے یہ بتانے کے لئے کہ اس قسم کے عذاب کے جو نتائج ظاہر ہوتے ہیں ان کے پیچھے الٰہی مشیّت کام کر رہی ہوتی ہے۔

قرآن مجید میں اس پیشگوئی کو اُمُّہٗ ھَاوِیَہ کے الفاظ میں بیان کیا گیا ہے جس کے ایک یہ بھی معنی ہیں کہ اس کی ماں اس پر روئے گی یعنی وہ قوم بالکل تباہ و برباد ہو جائے گی۔ عربی زبان میں محاورہ ہے کہ کہتے ہیں ثَكِلَتْكَ اُمُّكَ۔ تیری ماں تجھ کو روئے۔ چونکہ ہاویہ کے ایک معنے ثکلہ کے بھی ہیں اُمُّہٗ ھَاوِیَہ کے معنے ہوئے اس دن اس کی ماں اس پر روئے گی۔ وہ بالکل تباہ ہو جائے گی۔ یوں تو رونے والے اور بھی ہو سکتے ہیں۔ بیٹے بھی ہو سکتے ہیں بیٹیاں بھی ہو سکتی ہیں۔ بیوی بھی ہو سکتی ہے۔ لیکن محاورہ میں صرف ثَكِلَتْكَ اُمُّكَ کہا جاتا ہے۔ جس میں حکمت یہ ہے کہ ایک موت وہ ہوتی ہے جو طبعی عمر کے بعد آتی ہے اور ایک موت وہ ہوتی ہے جو طبعی عمر کے پہلے آ جاتی ہے۔ جب کوئی شخص طبعی عمر پا کر وفات پاتا ہے تو اس کے ماں باپ پہلے وفات پا چکے ہوتے ہیں اس لئے وہ اس پر نہیں رو سکتے۔ اس پر اس کے بیوی بچے روتے ہیں لیکن جب کوئی غیر طبعی وفات پائے تو ماں باپ زندہ ہوتے ہیں اور انہیں اس پر رونا پڑتا ہے۔ پس اُمُّہٗ ھَاوِیَہ کے معنے یہ ہیں کہ وہ لوگ غیر طبعی موت مریں گے۔ بے وقت کی موت ان پر آئے گی۔ اور وہ تباہ ہو جائیں گے چنانچہ دیکھ لو جاپان کی موت کتنی غیر طبعی تھی۔ جرمنی کی موت کتنی غیر طبعی تھی۔ قوموں کی زندگی دو دو اور چار چار سو سال تک ہوتی ہے۔ مگر ان کی مثال تو بالکل ویسی ہی ہوئی جیسے کسی شاعر نے کہا ہے ؎

بھول تو دو دن بہار جانفزا دکھلا گئے
حسرت ان غنچوں پہ ہے جو بن کھلے مرجھا گئے

یہ اپنی ترقی کے خواب دیکھ رہے تھے کہ کچلے گئے۔ پس فرمایا ان کی ماں ان کو روئے۔ وہ کیسی غیر طبعی موت مر رہے ہیں۔

پھر اُمّ الدماغ اور اُمّ الراس اس جلد کو بھی کہا جاتا ہے جس نے دماغ کو گھیرا ہوا ہے اس لحاظ سے اُمُّہٗ ھَاوِیَہ کے یہ معنے ہوں گے کہ ہاویہ انہیں چاروں طرف سے گھیرے گی۔ ترقی کا انہیں کوئی راستہ نظر نہیں آئے گا۔ ہلاکت ہی ہلاکت اور بربادی ہی بربادی ان پر چاروں طرف سے مسلط ہوگی۔ جس طرح اُمّ الدماغ نے دماغ کو چاروں طرف سے ڈھانپا ہوا ہوتا ہے اسی طرح ہلاکت ان کو چاروں طرف سے ڈھانپ لے گی۔ نجات کا کوئی راستہ ان کے لئے باقی نہیں رہے گا۔

اس آیت کے یہ بھی معنے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو عذاب آتے ہیں ان کی اصل غرض یہ ہوتی ہے کہ بندوں کی اصلاح ہو۔ اور وہ اپنے گناہوں سے باز آ جائیں۔ محض انتقام لینا اللہ تعالیٰ کے مدنظر نہیں ہوتا اس حقیقت کو اُمُّہٗ ھَاوِیَہ میں بیان کیا گیا ہے۔ یعنی ہاویہ ان کی ماں ہوگی جس طرح بچہ ماں کے پیٹ میں جاتا

(باقی صفحہ ۱۱ پر)

ایک سبق آموز کیفیت — اداریہ بقیہ صفحہ ۲

اور اللہ تعالیٰ یقیناً سب سُننے والا اور بہت جاننے والا ہے۔

یہ وہ آیت کریمہ ہے جس کا صحیح مطلب سمجھنے میں غلطی کی جاتی ہے۔ عام طور پر اس سے یہی مطلب لیا جاتا ہے کہ جب تک مسلمان ظاہری سامان پیدا نہ کریں گے ترقی نہیں کر سکیں گے۔ حالانکہ جو بات اِس آیت کریمہ میں واضح کی گئی ہے وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جب کسی قوم کو کوئی نعمت دیتا ہے تو اس وقت تک وہ نعمت اس سے نہیں چھینتا جب تک کہ اس کا دِل خراب نہ ہو جائے۔ اب ظاہر ہے کہ مسلمانوں کو عزّت و احترام کے مقام سے نکل کر اس وقت ذِلّت اور بے وقعتی کی حالت حاصل ہے اس کی وجہ خود مسلمانوں کی اپنے دلوں کی ایمانی کیفیّت میں فرق آجانا ہے۔ اس لئے اس بات کی بڑی ضرورت ہے کہ سب سے پہلے مسلمانوں کے دِلوں میں ویسا ہی زندہ اور تازہ ایمان پیدا کیا جائے جو صدرِ اوّل کے مسلمانوں کو حاصل تھا۔ یہ ایمان کی زندگی اور تازگی ہی ہوتی ہے جس کے نتیجہ میں انسان ہر قسم کی مالی جانی قُربانیوں کے لئے ہمہ وقت تیار رہتا ہے۔ اور اس کے اندر قوتِ عملیہ پیدا ہوتی ہے۔ آج کے مسلمان اِس نعمتِ ایمانی سے محروم ہیں اس لئے خدا تعالیٰ اُن کے لئے عزّت و سربلندی کے سامان بھی پیدا نہیں کر رہا۔ اور حدیث بخاری کے مطابق جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلمان فارسی کی طرف اشارہ کرکے فرمایا کہ لو کان الایمان معلّقاً بالثریا لناله رجل او رجال من ھٰؤلآء۔ مسلمانوں کے دلوں سے ایمان کا اُٹھ جانا جہاں ایک حتمی امر ہے وہاں فارسی الاصل وجود کے ذریعہ پھر سے کامل کیا جانا بھی ضروری ہے۔ پس اس تازہ ایمان کو خدا تعالیٰ نے امام مہدیؑ کے مبارک وجود سے وابستہ کر رکھا ہے۔ اس لئے جس قدر جلد ہو مسلمانوں کا فرض ہے کہ اس برگزیدہ وجود سے اپنا تعلق قائم کریں تا خدائی تقدیر مسلمانوں کے لئے بدلے۔ یہ ایک ایسی پختہ بات ہے جس کو آج صحیح طور پر ذہن نشین نہیں کیا جا رہا ہے۔ لیکن کل اسی بات کی طرف رجوع کرنا پڑے گا۔ اس زمانہ کے یہود کی حالت مسلمانوں کے لئے سبق سیکھنے کے لئے کافی ہے۔ یہود نے جبل من الناس کو تھام کر نہ صرف ذِلّت و مسکنت سے چھٹکارا پا لیا بلکہ ایک سلطنت کے مالک بن گئے۔ اب مسلمانوں کا فرض ہے کہ وہ حبل اللہ کو تھام کر نہ صرف یہ کہ اپنی کھوئی ہوئی عظمت کو پالیں بلکہ قرآنی وعدہ کے مطابق خدا تعالیٰ تو مسلمانوں کو "ارضِ مقدسہ" کا بھی وارث بنانے والا ہے۔ جو اگرچہ اس وقت عارضی طور پر یہود کے قبضہ میں جا چکی ہے مگر اس کا یہ وعدہ صالح بندوں کے لئے حتمی ہے۔ اور کوئی طاقت نہیں جو اس کے اس وعدہ کو پورا کرنے میں روک بن سکے۔ جونہی مسلمان اپنے آپ کو "عِبَادِیَ الصّٰلِحُوْنَ" کا مصداق بنالیں گے اُن کے حق میں خدا کا یہ وعدہ بھی پورا ہو جائے گا۔ کاش!! مسلمان اس حقیقت کو جلد سمجھ جائیں اور موجودہ صورتِ حال سے سبق حاصل کریں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیاں بقیہ صفحہ (۱۰)

اور ظُلُماتِ ثلاث (الزمرؔ) سے حصہ لیتا ہے اور آخر ترقی پاکر رحم مادر سے باہر آتا ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ کی طرف سے جب بھی بندوں پر کوئی عذاب نازل ہوتا ہے اس کی غرض یہ ہوتی ہے کہ لوگوں کے گند دُور ہو جائیں۔ اور وہ عذاب کی ظلمت میں اپنی اصلاح کی طرف توجہ کریں تاکہ آخر میں انہیں بھی اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہو جائے اور وہ اس کے مقرّب بندوں میں شامل ہو جائیں۔ (تفسیر کبیر، تفسیر سورۃ القارعہ جلد ۶ جزم)

یہ پیشگوئی بھی نہایت ہی واضح طور پر پوری ہوئی اور جیسا کہ پیشگوئی کے الفاظ میں "کئی نشان ظاہر ہوں گے" چنانچہ طرح طرح کے نشان ظاہر ہوئے۔ طاعون نمودار ہوئی۔ اور قحط پڑے اور زلزلے آئے جو قیامت کا نمونہ تھے۔ اور لکھو کھا جانیں تلف ہوئیں۔ اور پھر یہ الفاظ "کئی بھاری دشمنوں کے گھر ویران ہو جائیں گے وہ دُنیا کو چھوڑ جائیں گے۔ ان شہروں کو دیکھ کر رونا آئے گا وہ قیامت کے دن ہوں گے۔" یہ حصہ بھی نہایت احسن رنگ میں پورا ہوا۔ انسانیت اور امن کے دشمن ہلاک ہوئے۔ جن کی وجہ سے دُنیا کو ہولناک تباہی کا سامنا کرنا پڑا۔ اور پھر ہیروشیما اور ناگاساکی کی تباہی سے ایٹم بم کی پیشگوئی بھی پوری ہوئی اور واقعی ان دونوں شہروں کی تباہی و بربادی کو دیکھ کر رونا آتا ہے کہ کاش یہ لوگ ہدایت سے محروم نہ ہوتے اور کاش یہ ہلاک نہ ہوتے اور پھر آخری عبارت "زبردست نشانوں کے ساتھ ترقی ہوگی" ان الفاظ میں اس طرف اشارہ ہے کہ یہ عذاب محض انتقام کے لئے نہ ہوگا بلکہ اس سے سلسلہ حقّہ کو ترقی حاصل ہوگی۔ بفضلہ اس پیشگوئی کے مطابق ان ملکوں کی تباہی کے بعد ہی ان ملکوں میں احمدیت کی تبلیغ کی راہیں کھلی ہیں۔ اور جماعت کو ترقی حاصل ہوتی ہے۔ اور آئندہ بھی جوں جوں یہ پیشگوئی پوری ہوتی جائے گی سلسلہ کو بھی ترقی حاصل ہوتی رہے گی۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ تعالیٰ۔ (باقی)

خط و کتابت کرتے ہوئے خریداری نمبر ضرور تحریر کیجئے! (مینیجر بدر)

نائیجیریا میں ایک احمدیہ نشریاتی مرکز قائم ہوگا

بقیہ صفحہ اوّل

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے برِّ اعظم افریقہ کے سات ممالک کا دَورہ فرمایا تاکہ اُن ممالک میں جماعتِ احمدیہ کی تبلیغی و تربیتی مساعی کا جائزہ لے کر انہیں اور تیز کیا جائے۔ خدمتِ دین اور اشاعتِ اسلام کے پروگرام اور ترقی دی جائے۔ چنانچہ اس دَورہ کے نتیجہ میں حضور نے "نصرت جہاں ریزرو فنڈ" کی اسکیم جاری فرمائی۔ جس کے نتیجہ میں اِن ممالک میں تبلیغی مشنوں کے قیام کے علاوہ تعلیمی ادارے اور طبّی مراکز قائم کئے جا رہے ہیں۔ اور اس پروگرام میں خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے خاطر خواہ کامیابی حاصل ہو رہی ہے۔ حضور کی یہ شدید خواہش تھی کہ ان ممالک میں سے کسی ایک میں جماعت احمدیہ کو اپنا ایک ریڈیو اسٹیشن قائم کرنے کا موقعہ مل جائے جس سے اسلام کی تبلیغ و اشاعت کا کام لیا جا سکے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے حضور انور کی اس خواہش و تمنا کو شرفِ قبولیت عطا فرمایا اور دُنیا نے اسلامی تبلیغ کے اس مخصوص انتظام کے بارہ میں اہم خبر بھی سُن لی۔ اللہ تعالیٰ اسے جلد از جلد پایۂ تکمیل کو پہنچانے کے سامان اپنے فضل سے جلد فرماوے۔ آمین۔

مخالفینِ احمدیت کیلئے لمحۂ فکریہ

مخالفینِ احمدیّت کے لئے یہ لمحۂ فکریّہ ہے۔ کہ وہ آسمانی آواز جو آج سے قریباً اسّی سال قبل قادیان، پنجاب کی گمنام بستی سے بلند ہوئی تھی۔ جس کو ہر ممکن کوشش سے انہوں نے دبانے کی کوشش کی۔ وہ آج ساری دُنیا میں پھیل چکی ہے اور اب ایک "نشریاتی مرکز" کے ذریعہ انشاء اللہ ہر روز اس فضا میں گونجے گی کیا یہ صداقتِ احمدیت کا ایک روشن ثبوت نہیں؟ کیا ابھی بھی اُن کے لئے وقت نہیں آیا کہ مخالفانہ رویّہ ترک کرکے خدائی مشیّت کو دیکھتے ہوئے تبلیغِ اسلام کے اس مقدس فریضہ میں جماعتِ احمدیہ کے ساتھ صدقِ دِل سے تعاون کریں۔ اور خدائی برکات کے وارث ہوں۔

جماعتِ احمدیہ کا روشن مستقبل

حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیّہ علیہ السّلام نے اپنے مخالفین کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:-

"یہ سلسلہ آسمان ..... سے قائم ہوا ہے۔ تم خدا سے مت لڑو۔ تم اس کو نابود نہیں کر سکتے۔ اس کا ہمیشہ بول بالا ہے ..... اپنے نفسوں پر ظلم مت کرو۔ اور اس سلسلہ کو بے قدری سے نہ دیکھو۔ جو خدا کی طرف سے تمہاری اصلاح کے لئے پیدا ہوا۔ اور یقیناً سمجھو کہ اگر یہ کاروبار انسان کا ہوتا اور کوئی پوشیدہ ہاتھ اس کے ساتھ نہ ہوتا تو یہ سلسلہ کب کا تباہ ہو جاتا۔ اور ایسا مفتری ایسی جلدی ہلاک ہو جاتا کہ اب اس کی ہڈیوں کا بھی پتہ نہ چلتا۔ اپنی مخالفت کے کاروبار میں نظرِ ثانی کرو۔ کم سے کم یہ تو سوچو کہ شاید غلطی ہو گئی ہو۔ اور شاید یہ لڑائی تمہاری خدا سے ہو۔" (اربعین نمبر ۴ ص ۲۷)

اور جماعت کے روشن مستقبل کے بارے میں بشارت دیتے ہوئے فرمایا:-

"اے تمام لوگو! سُن رکھو۔ یہ اُس خدا کی پیشگوئی ہے جس نے زمین و آسمان بنایا۔ وہ اپنی اس جماعت کو تمام ملکوں میں پھیلا دے گا۔ اور حجّت اور برہان کی رُو سے سب پر اُن کو غلبہ بخشے گا۔ وہ دِن آتے ہیں بلکہ قریب ہیں کہ دُنیا میں صرف یہی ایک مذہب ہوگا جو عزّت کے ساتھ یاد کیا جائے گا۔ خدا اس مذہب اور سلسلہ میں نہایت درجہ اور فوق العادت برکت ڈالے گا۔ اور ہر ایک کو جو اس کے معدوم کرنے کا فکر رکھتا ہے نامراد رکھے گا۔ اور یہ غلبہ ہمیشہ رہے گا، یہاں تک کہ قیامت آجائے گی ...... دُنیا میں ایک ہی مذہب ہوگا اور ایک ہی پیشوا۔ مَیں تو ایک تخم ریزی کرنے آیا ہوں۔ سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا۔ اب وہ بڑھے گا اور پُھولے گا اور کوئی نہیں جو اس کو روک سکے!"

(تذکرۃ الشہادتین ص ۶۴)

پس بہت ہی خوش قسمت ہیں وہ دوست جن کو اس آسمانی آواز پر لبّیک کہنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ اور خدمتِ اسلام کا موقعہ ملا۔ پس آپ بھی آئیے! اس آسمانی آواز کو دُنیا کے کونے کونے تک پہنچا کر سعادتِ دارین حاصل کریں۔ ؎

کب تک رہو گے ضد و تعصب میں ڈوبتے
آخر قدم بصدق اُٹھاؤ گے یا نہیں!

وَمَا عَلَیْنَا اِلَّا الْبَلَاغ

منظوری ممبران صدر انجمن احمدیہ قادیان

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ نوازش سال ۱۳۵۲ ہش (۱۹۷۳ء) کے لئے مندرجہ ذیل عہدہ داران و ممبران صدر انجمن احمدیہ قادیان کی منظوری عطا فرمائی ہے

(۱) خاکسار عبدالرحمان	ناظر اعلیٰ و صدر مجلس۔
(۲) محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب	ایڈیشنل ناظر اعلیٰ۔ ناظر دعوۃ و تبلیغ۔ ناظر امور عامہ۔
(۳) مکرم شیخ عبدالحمید صاحب عاجز	ناظر جائیداد۔
(۴) مکرم قریشی منظور احمد صاحب سوز	ناظر تعلیم۔
(۵) مکرم قریشی عطاء الرحمٰن صاحب	ناظر بیت المال خرچ۔
(۶) مکرم چوہدری فیض احمد صاحب	ناظر بیت المال آمد۔
(۷) مکرم مولوی محمد ابراہیم صاحب فاضل	ممبر
(۸) مکرم سید وزارت حسین صاحب اوڑیسوی	"
(۹) مکرم سیٹھ محمد معین الدین صاحب چنتہ کنٹہ	"
(۱۰) مکرم سید محی الدین صاحب ایڈووکیٹ رانچی	"
(۱۱) مکرم سیٹھ محمد صدیق صاحب بانی کلکتہ	"
(۱۲) مکرم صدیق امیر علی صاحب موگرال کیرلہ	"

ناظر اعلیٰ قادیان

منظوری ممبران مجلس وقفِ جدید انجمن احمدیہ قادیان

سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ۱۳۵۲ ہش (۱۹۷۳ء) کے لئے مجلس وقفِ جدید انجمن احمدیہ قادیان کے ذیل کے عہدیداران و ممبران کی منظوری عطا فرمائی ہے:-

(۱) خاکسار مرزا وسیم احمد — انچارج وقفِ جدید
(۲) محترم حضرت مولوی عبدالرحمٰن صاحب — ممبر
(۳) مکرم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے — ممبر
(۴) مکرم جناب سیٹھ یوسف احمد الہ دین صاحب — "
(۵) مکرم سید اختر احمد صاحب اوڑیسوی — "
(۶) مکرم شیخ عبدالحمید صاحب عاجز بی۔ اے۔ ممبر۔

انچارج وقفِ جدید انجمن احمدیہ قادیان

ایک ضروری وضاحت

نائیجیریا میں احمدیہ نشریاتی مرکز کے قائم کئے جانے کے بارہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعت کو جو خوشخبری سنائی وہ جلسہ سالانہ کے موقع پر بتاریخ ۲۷ ردسمبر ربوہ میں سُنائی۔ ہندوستان کے بعض اخبارات کو اس خبر کو شائع کرتے وقت یہ سہو ہوا ہے کہ حضورؑ نے یہ خوشخبری لائل پور میں سُنائی۔ یہ ہو سکتا ہے کہ نیوز ایجنسی کا نمائندہ جو جلسہ سالانہ ربوہ میں شریک ہوا اُس نے لائل پور سے خبر بھیجی ہو اور اخبارات نے اس سے غلطی کھائی ہو۔ بہرحال یہ ایک واضح امر ہے کہ حضور انور نے یہ خوشخبری دارالہجرت ربوہ میں عین جلسہ سالانہ کے دوسرے کھلے اجلاس میں سُنائی جو ہم سب کے لئے ازدیادِ ایمان کا موجب ہے۔ اللہ تعالیٰ اس میں برکت ڈالے آمین۔

(ایڈیٹر بدر)

اعلانِ نکاح

مورخہ ۱۱ ردسمبر ۷۲ء کو خاکسار کے برادرِ نسبتی ماسٹر محمد ادریس صاحب ابن مکرم محمد اسمٰعیل صاحب میر ساکن گنگرن [illegible] کا اعلان طاہرہ شوکت صاحبہ بنت مکرم خواجہ جلال الدین صاحب [illegible] موضع میشہ واڑ کے ساتھ مبلغ دو ہزار روپے حق مہر پر مکرم مولوی عبدالاحد صاحب فاضل نے خواجہ صاحب کے دولت خانہ پر فرمایا۔ فریقین نے اس خوشی میں پانچ پانچ روپے شکرانہ فنڈ میں اور پانچ پانچ روپے امانتِ بدر میں ادا کئے۔ رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے درخواستِ دعا ہے۔ خاکسار بشیر احمد مشتاق

جماعت احمدیہ ہندوستان کے لئے ضروری اعلان

بابت انتخاب ۱۹۷۴ء و ۱۹۸۰ء

(۱) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کی تعمیل میں مجلسِ مشاورت میں جو فیصلہ ہوا تھا اس کی روشنی میں یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ یکم مئی ۱۹۷۴ء کے بعد جماعت ہائے احمدیہ کے اُمراء و صدر صاحبان اور دیگر عہدیداران کے بارے میں جو انتخابات ہوں گے ان میں مندرجہ ذیل امور کو مدنظر رکھا جائے گا۔

(الف) موجودہ امراء و صدر صاحبان کے نام دوبارہ انتخاب کے لئے صرف اسی صورت میں پیش ہو سکیں گے کہ انہیں قرآن کریم ناظرہ آتا ہو اور اپنی جماعت کے کم از کم تینتیس فیصد کو قرآنِ کریم پڑھوا دیا ہو۔

(ب) دیگر عہدیداروں کے نام بھی دوبارہ انتخاب کے لئے صرف اسی صورت میں پیش ہو سکیں گے جبکہ وہ قرآن کریم ناظرہ جانتے ہوں۔

نئے انتخابات میں ابھی سوا سال کا عرصہ باقی ہے تمام عہدیداروں کا فرض ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے اپنی ذمہ داری کو ادا کرنے کے معیار کو پورا کرنے کی پوری کوشش فرمائیں۔ انتخابات سے پہلے موجودہ عہدیداروں کے بارہ میں معلومات حاصل کی جائیں گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ تاکہ حضور اقدس ایدہُ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی تعمیل حرف بحرف کی جا سکے۔

(۲) یہ بھی احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ فیصلہ بابت بالا کے مطابق ۱۹۷۷ء تا ۱۹۸۰ء کے انتخابات کے لئے عہدیداروں کا قرآن کریم باترجمہ جاننا ضروری ہوگا۔ اس لئے جو عہدیدار اس وقت قرآنِ مجید ناظرہ جانتے ہیں وہ ابھی سے اس کا ترجمہ پڑھنے کی طرف توجہ فرمائیں۔

ناظر اعلیٰ قادیان

ضروری تصحیح

اخبار بدر کی گذشتہ اشاعت کے ضمیمہ صفحہ اول پر ہر سہ مجالس مرکزیہ کی مشترکہ قرار دادِ تعزیت شائع ہوئی ہے۔ اس میں بعض پرچوں پر قلم سے کالم ۱ میں لکھی تاریخ کو کاٹ کر اکتوبر کی بجائے نومبر کر دیا گیا جو درست نہیں۔ یہ تصحیح دراصل کالم ۲ میں آخری قافلہ کی روانگی کے بارہ میں تھی جہاں اکتوبر کی بجائے نومبر کا مہینہ درج ہونا تھا۔ احباب اس کے مطابق تصحیح فرمائیں۔ (ایڈیٹر بدر)

آزاد ٹریڈنگ کارپوریشن ۵۸/۱ فیرس لین کلکتہ ۱۲

کروم لیدر اور بہترین کوالٹی ہوائی چپل اور ہوائی شیٹ کے لئے ہم سے رابطہ قائم کریں۔

AZAD TRADING CORPORATION,
58/1 PHEARS LANE CALCUTTA-12.

پٹرول یا ڈیزل سے چلنے والے ٹرک یا کاروں کے ہر قسم کے پُرزہ جات آپ کو ہماری دکان سے مل سکتے ہیں اگر آپ کو اپنے شہر یا کسی قریبی شہر سے کوئی پُرزہ نہ مل سکے تو ہم سے طلب کریں۔

پتہ نوٹ فرمالیں

آٹو ٹریڈرز ۱۶ مینگو لین کلکتہ ۱

AUTO TRADERS 16 MANGOE LANE CALCUTTA-1
23-1652 } فون نمبرز } "AUTOCENTRE" تار کا پتہ
23-3222